ISSN: 2410-9843
مسلسل اشاعت کے 23 سال
www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE
چیف ایڈیٹر ڈاکٹر بلال ظفر
مینیجنگ ایڈیٹر نعیم ثاقب

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

276 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 12 | ستمبر 2026ء

پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدامات

مریم نواز حکومت اساتذہ کی کارکردگی سے لے کر نصاب کی تبدیلی جیسے عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ تعلیمی ماحول اور طلبہ کی حقیقی استعداد بہتر بنانے کے چیلنجز سے بھی نبرد آزما ہے۔

نعیم ثاقب

پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کے لیے وزیرِ اعلیٰ مریم نواز شریف کی جانب سے کیے گئے اقدامات نے اساتذہ کی کارکردگی، طلبہ کے نتائج، نصاب میں تبدیلی اور اسکولوں کی نگرانی کو بحث کا اہم موضوع بنا دیا ہے۔ حکومت کی توجہ ایک طرف تعلیمی نتائج کی بہتری اور اساتذہ کے احتساب پر ہے تو دوسری طرف جدید نصاب، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور طلبہ کی ذہنی و تعلیمی ضروریات کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ تاہم ان اقدامات کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ پالیسی فیصلے کلاس روم کی سطح پر کس حد تک مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ ستمبر میں حکومت نے نویں جماعت کے

اضافی تدریسی کلاسوں، اور اسکولوں کی نگرانی کے لیے یونیفائیڈ مانیٹرنگ ایپ کے اقدامات بھی متعارف کرانے یا منظور کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی خالی ہیڈ ٹیچر کی آسامیوں کو 45 دن میں پُر کرنے کی ہدایت بھی دی گئی، تاکہ اسکولوں میں انتظامی نگرانی اور قیادت کے مسائل حل کیے جا سکیں۔ تاہم طلبہ کے

> پنجاب میں تعلیمی اصلاحات کی کامیابی کا انحصار احتساب کے ساتھ اساتذہ کی تربیت اور اسکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی پر ہے۔

کرے۔ ستمبر کے آخری ہفتے میں نئے اسکول نصاب کی منظوری کو بھی اصلاحاتی اقدامات کا حصہ بنایا گیا۔ انگریزی، ریاضی، سماجی علوم، اردو اور ابتدائی بچپن کی تعلیم سے متعلق نصابی تبدیلیوں کے تحت کتابوں کا حجم تقریباً 25 فیصد کم کرنے اور غیر ضروری رٹے کے بجائے فہم، سوچنے کی صلاحیت اور عملی سیکھنے کو فروغ دینے کا

اساتذہ کی دستیابی یقینی ٹیکنالوجی پر مبنی یکساں فائدہ گی۔ اس طرح صرف محدود نہیں رہ جانب سے اساتذہ کی تربیت کے لیے

بنائی جائے۔ بصورت دیگر سہولتیں تمام طلبہ کو نہیں پہنچا سکیں کی تعلیمی اصلاحات امتحانات اور نگرانی تک سکتیں۔ حکومت کی

امتحانی نتائج میں 20 فیصد سے کم کامیابی والے اسکولوں اور ان سے وابستہ اساتذہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور کارروائی کی ہدایت کی۔ اساتذہ کی کارکردگی کو طلبہ کے نتائج سے منسلک کرنے کا مقصد تدریسی معیار بہتر بنانا اور تعلیمی اداروں میں جواب دہی کو فروغ دینا ہے۔ حکومت نے ماہانہ اور سالانہ امتحانات، کمزور طلبہ کے لیے شام کے اوقات میں

نتائج کو صرف استاد کی کارکردگی کا پیمانہ قرار دینا کافی نہیں۔ غیر حاضر طلبہ، اساتذہ کی کمی، تدریسی سہولتوں کا فقدان، گھریلو معاشی حالات اور اسکولوں میں بنیادی سہولتوں کی عدم دستیابی بھی نتائج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لیے احتساب کا نظام ایسا ہونا چاہیے جو ناقص کارکردگی کی نشاندہی کے ساتھ اس کی وجوہات بھی سامنے لائے اور بہتری کے لیے عملی مدد فراہم

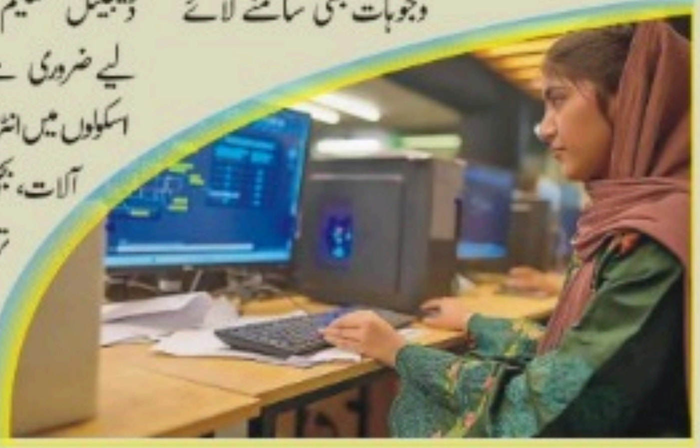

ہدف رکھا گیا۔ کتابوں میں کیو آر کوڈز کے ذریعے ویڈیو اسباق تک رسائی کی تجویز بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت اول سے بارہویں تک مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے متعلق نصاب تیار کرنے کی ہدایات جدید ٹیکنالوجی سے طلبہ کی واقفیت بڑھانے کی کوشش کی عکاسی کرتی ہیں۔ لیکن ڈیجیٹل تعلیم کی افادیت کے لیے ضروری ہے کہ اسکولوں میں انٹرنیٹ، آلات، بجلی اور تربیت یافتہ

مخصوص دن مختص کرنے، پرائمری تعلیم اور سائنس لیبارٹریوں پر توجہ بڑھانے، اور طلبہ و اساتذہ کے لیے ذہنی صحت سے متعلق تربیت اور آن لائن مشاورت کی تجاویز بھی اہم ہیں۔ جسمانی سزا کی روک تھام کے لیے متبادل تادیبی طریقوں، مثلاً ڈسپلن کارڈز، پر غور اس ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ اسکولوں میں نظم و ضبط کے ساتھ بچوں کے وقار اور تحفظ کو بھی یقینی بنایا جائے۔ ایک محفوظ اور معاون تعلیمی ماحول بچوں کی حاضری، اعتماد اور سیکھنے کی صلاحیت بہتر بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔ پنجاب کے تعلیمی شعبے میں ان اقدامات کا اصل امتحان ان کے نتائج ہوں گے۔ مانیٹرنگ ایپ، امتحانات اور کارکردگی کے اعداد و شمار اسی وقت بامعنی ثابت ہوں گے جب ان سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر کمزور اسکولوں کو اضافی اساتذہ، تربیت، تعلیمی مواد اور ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر 2)

سندھ میں 838 اسکولوں کی تعمیرِ نو اور داخلہ مہم

اصل چیلنج بچیوں کے داخلے، اساتذہ کی دستیابی اور تعلیم کا تسلسل یقینی بنانا ہے۔

شہریار جنجوعہ

سندھ میں سیلاب سے متاثرہ تعلیمی اداروں کی تعمیرِ نو اور نئے سیکنڈری اسکولوں کے قیام کا منصوبہ محض عمارتیں تعمیر کرنے کی کوشش نہیں، بلکہ ہزاروں خاندانوں کے لیے تعلیم تک رسائی کے نئے امکانات پیدا کرنے کا موقع ہے۔ صوبائی حکومت نے ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کے تعاون سے جاری سندھ سیکنڈری ایجوکیشن امپروومنٹ پروجیکٹ (SSEIP) کے تحت 838 اسکولوں کی تعمیر، اپ گریڈیشن اور بحالی کے ساتھ داخلہ مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے ستمبر 2026 میں متعلقہ محکموں، ضلعی انتظامیہ اور ایجوکیشن مینجمنٹ آرگنائزیشنز کو ہدایت کی کہ نئے اور بحال شدہ اسکول پہلے ہی دن سے فعال ہوں منصوبے میں 116 نئے سیکنڈری اسکول جبکہ سیلاب سے متاثرہ 722 اسکولوں کی

موسمیاتی اثرات سے محفوظ ڈیزائن کے تحت دوبارہ تعمیر شامل ہے۔ بحالی کا کام بالخصوص پانچ اضلاع میں جاری ہے۔ حکومتی اندازوں کے مطابق ان اسکولوں سے تقریباً ڈھائی لاکھ بچوں کو تعلیمی مواقع

میسر آئیں گے، جن میں سیلاب متاثرہ علاقوں کے 2 لاکھ 21 ہزار سے زائد بچے اور اپ گریڈ کیے گئے سیکنڈری اسکولوں میں 28 ہزار سے زیادہ طلبہ شامل ہیں۔ منصوبے کے تحت دسمبر 2026 تک 257 اسکول مکمل کرنے اور جون 2027 تک مجموعی تعداد 611 تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے، جبکہ باقی اسکولوں کی تکمیل 2027 کے اختتام تک متوقع ہے۔ یہ اہداف تعمیراتی پیش رفت کی اہمیت واضح کرتے ہیں، لیکن اسکولوں کی تکمیل کو تعلیمی کامیابی کا واحد پیمانہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ سندھ کے متعدد دیہی اور پسماندہ علاقوں میں بچوں کو

> اسکولوں کی تعمیرِ نو پہلا قدم ہے، اصل کامیابی تب ہوگی جب ہر بچے کو معیاری تعلیم اور ہر بچی کو اسکول تک محفوظ رسائی میسر آئے۔

گھر کے قریب سیکنڈری تعلیم میسر نہ ہونے کے باعث طویل فاصلے طے کرنا پڑتے ہیں یا وہ پرائمری تعلیم کے بعد اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ لڑکیوں کے لیے یہ مشکلات مزید بڑھ جاتی ہیں، جہاں محفوظ آمد و رفت، مناسب سہولتوں اور سماجی رویوں کے مسائل تعلیم کے تسلسل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے نئے اسکولوں میں سائنس اور کمپیوٹر لیبارٹریوں، ڈیجیٹل

لائبریریوں، شمسی توانائی کے نظام اور لڑکیوں کے لیے کامن رومز جیسی سہولتوں کی فراہمی اہم ہے۔ تاہم ان سہولتوں کے مؤثر

استعمال کے لیے تربیت مواد، بجلی اور بھال کا مستقل ضروری ہوگا۔ سندھ نے کو اسکول میں ور تعلیمی

یافتہ اساتذہ، تدریسی آلات کی دیکھ انتظام بھی وزیرِ اعلیٰ داخلوں، طلبہ برقرار رکھنے نتائج کے لیے قابلِ پیمائش اہداف مقرر کرنے اور ہر اسکول کی تکمیل سے پہلے اس کے عملی آغاز کا منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس حکمتِ عملی میں مقامی نمائندوں، والدین، کمیونٹی رہنماؤں اور تعلیمی اداروں کی شمولیت بنیادی اہمیت رکھتی ہیداخلہ مہم کی کامیابی کے لیے صرف اشتہارات یا اسکولوں کے باہر بینرز لگانا کافی نہیں ہوگا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 2)

ماہنامہ مقامی حکومت (لاہور)

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:
وائس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
رابطہ آفس: D/1-65 جوہر ٹاؤن، لاہور
قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِ سالانہ: 1000 روپے
ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاون لاہور سے شائع کیا۔

پنجاب میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ منصوبوں کا نیا ماڈل!

تحریر۔۔۔محمد یٰسین ظفر

پنجاب میں ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کو ایک وسیع تر ترقیاتی ماڈل کے طور پر متعارف کرایا جا رہا ہے۔ پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کے ذریعے حکومت سڑکوں اور ٹرانسپورٹ سے آگے بڑھتے ہوئے پانی، صفائی، تعلیم، صحت، سیاحت اور کھیلوں کے شعبوں میں بھی نجی شعبے کی سرمایہ کاری اور انتظامی صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم اس ماڈل کی اصل اہمیت منصوبوں کی تعداد نہیں بلکہ عوام کو بہتر سہولتوں کی فراہمی ہوگی۔ وزیرِ اعلیٰ مریم نواز شریف کی جانب سے پانچ اہم سڑکوں کے منصوبوں کا ڈیجیٹل افتتاح اسی حکمت عملی کا نمایاں حصہ ہے۔ ان منصوبوں میں مریدکے—نارووال، شکرگڑھ—نارووال، فیصل آباد رنگ روڈ، فیصل آباد—ساہیانوالہ اور فیصل آباد—سمندری—رجانہ کی سڑکیں شامل ہیں۔ حکومتی اندازوں کے مطابق ان منصوبوں سے تقریباً 22 ارب روپے ریونیو حاصل ہونے کی توقع ہے۔ مجوزہ انتظام کے تحت نجی کنٹریکٹر سات سال تک ٹول وصولی کے ساتھ سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کا ذمہ دار ہوگا۔ اس ماڈل کے تحت حکومت بنیادی ڈھانچے کی ملکیت اور نگرانی برقرار رکھتے ہوئے بعض خدمات کی فراہمی اور انتظامی ذمہ داریاں نجی شعبے کو منتقل کرتی ہے۔ اس سے سرکاری وسائل پر دباؤ کم کرنے، نجی سرمایہ کاری راغب کرنے اور دیکھ بھال کے نظام کو بہتر بنانے کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ تاہم ٹول وصولی، مرمت کے معیار اور معاہدوں کی شرائط کی مؤثر نگرانی ناگزیر ہوگی، تاکہ مالی فوائد کے ساتھ عوامی مفاد بھی محفوظ رہے۔ حکومت نے بہاولپور—یزمان، یزمان—احمد پور شرقیہ، رائیونڈ—چھانگا مانگا اور کھوتمنہ—قصور سمیت مزید سڑکوں کو بھی پی پی پی ماڈل میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اتھارٹی کی جانب سے منصوبوں کی تیاری اور پراسیسنگ کا دورانیہ دو سال سے کم کر کے تقریباً چھ ماہ تک لانے کی اطلاع بھی دی گئی ہے۔ تیز رفتار منظوری سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کر سکتی ہے، لیکن رفتار کے ساتھ تکنیکی جانچ، مالی شفافیت اور مسابقتی طریق؟ کار برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ پی پی پی حکمتِ عملی کا ایک اہم پہلو اسے شہری اور مقامی سہولتوں تک وسعت دینا ہے۔ چکوال اور قصور میں پانی اور صفائی کی خدمات، ساہوکا پتن میں دریائے ستلج پر پل، صنعتی علاقوں میں صنعتی فضلے کی صفائی کے پلانٹس اور ویسٹ مینجمنٹ کے منصوبے اسی سمت کی مثالیں ہیں۔ اگر ان منصوبوں میں مناسب ٹیکنالوجی، پائیدار مالیاتی انتظام اور واضح کارکردگی کے معیارات اپنائے جائیں تو ماحولیاتی تحفظ اور بنیادی خدمات کی فراہمی میں بہتری آسکتی ہے۔ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں سرکاری جامعات، میڈیکل کالجز اور ورکنگ ویمن کے لیے ہاسٹلز کی تعمیر، جبکہ کھیلوں کے میدانوں، پارکوں اور ٹرانسپورٹ سہولتوں کے انتظام میں نجی شراکت داری کی تجاویز بھی سامنے آئی ہیں۔ یہ منصوبے سماجی ضروریات پوری کرنے میں معاون ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ خدمات کی دستیابی، معیار اور اخراجات عام شہریوں کی استطاعت کے مطابق ہوں۔ پی پی پی کا دائرہ مقامی سطح تک بڑھانے کے لیے ڈویژنل سطح پر 50 کروڑ روپے تک کے منصوبوں کی منظوری کا مجوزہ انتظام بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے مقامی ضروریات کے مطابق منصوبوں کو آگے بڑھانے میں سہولت مل سکتی ہے، لیکن اختیارات کی منتقلی کے ساتھ مالی نگرانی اور جواب دہی کا نظام بھی مضبوط ہونا چاہیے۔ بالآخر پنجاب میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی کامیابی کا فیصلہ معاہدوں، سرمایہ کاری یا متوقع ریونیو کے اعداد و شمار سے آگے بڑھ کر ہوگا۔ شفاف معاہدے، آزادانہ نگرانی، واضح کارکردگی کے اہداف اور عوامی شکایات کے مؤثر ازالے کو بنیادی اہمیت دینا ہوگی۔ نجی شعبے کی شمولیت ترقیاتی عمل کو تیز کر سکتی ہے، لیکن عوامی خدمات کی ذمہ داری حکومت سے ختم نہیں ہوتی۔ اگر نجی سرمایہ کاری کو مضبوط ضابطہ کاری اور عوامی مفاد کے ساتھ منسلک رکھا جائے تو یہ ماڈل پنجاب میں مقامی انفراسٹرکچر، شہری سہولتوں اور معاشی سرگرمیوں کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات میں تاخیر؟

اداریہ

جمہوریت کی اصل طاقت صرف پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں میں نہیں بلکہ ان مقامی اداروں میں بھی ہوتی ہے جو شہریوں کے روزمرہ مسائل حل کرتے ہیں۔ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کا مسلسل التوا اسی بنیادی تصور کو کمزور کر رہا ہے۔ ستمبر 2026 تک صوبے میں کئی برس سے منتخب مقامی حکومتیں موجود نہیں، جس کے باعث شہریوں کو پانی، صفائی، نکاسی آب، گلیوں اور مقامی ترقیاتی مسائل کے حل کے لیے مؤثر منتخب نمائندگی میسر نہیں۔ پنجاب میں آخری بلدیاتی انتخابات 2015 میں ہوئے تھے اور منتخب اداروں نے 2021 میں اپنی مدت مکمل کی۔ اس کے بعد قانون سازی، حلقہ بندیوں اور انتظامی تیاریوں کے مراحل انتخابات کی راہ میں رکاوٹ بنتے رہے۔ اپریل 2026 میں الیکشن کمیشن نے یونین کونسلوں کی حلقہ بندیوں کا شیڈول جاری کیا، لیکن انتخابی عمل کی بروقت تکمیل کے لیے واضح ٹائم لائن اور مستقل حکمتِ عملی ناگزیر ہے۔ تاخیر کی ایک اہم وجہ بلدیاتی قوانین میں بار بار تبدیلیاں ہیں۔ قانون سازی صوبائی اسمبلی کا اختیار ہے، مگر قانونی تبدیلیوں کا مقصد ایسا مستحکم نظام قائم کرنا ہونا چاہیے جو انتخابات کو ممکن بنائے۔ اگر ہر نئی قانون سازی انتخابی تیاریوں کو دوبارہ ابتدا کی طرف لے جائے تو مقامی جمہوریت غیر یقینی صورت حال کا شکار رہتی ہے۔ حکومت اور الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ قانونی اور انتظامی معاملات طے کر کے انتخابات کے انعقاد کو ترجیح دیں۔ بلدیاتی انتخابات کی اہمیت محض نمائندوں کے انتخاب تک محدود نہیں۔ ان کا بنیادی مقصد اختیارات، وسائل اور جواب دہی کو عوام کے قریب لانا ہے۔ منتخب مقامی ادارے علاقے کی ضروریات کے مطابق ترقیاتی ترجیحات طے کر سکتے ہیں، شہری شکایات سن سکتے ہیں اور سرکاری خدمات کی نگرانی میں عوام کو شریک کر سکتے ہیں۔ ان اداروں کی عدم موجودگی میں مقامی مسائل کے حل کے لیے انتظامی محکموں پر انحصار بڑھ جاتا ہے اور شہریوں کے لیے متعلقہ حکام کو جواب دہ ٹھہرانا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم انتخابات کے انعقاد سے ہی مقامی جمہوریت مکمل نہیں ہوگی۔ اگر منتخب نمائندوں کو واضح قانونی اختیارات، مناسب مالی وسائل اور انتظامی آزادی حاصل نہ ہو تو وہ عوامی توقعات پوری نہیں کر سکیں گے۔ بااختیار مقامی حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ ان کے فرائض، مالیاتی وسائل اور صوبائی حکومت کے ساتھ اختیارات کی تقسیم واضح ہو۔ اسی طرح شفاف بجٹ، باقاعدہ آڈٹ اور شہریوں کے سامنے جواب دہی یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔ خواتین، نوجوانوں اور کم نمائندگی رکھنے والے طبقات کی مؤثر شمولیت مقامی اداروں کو زیادہ جامع بنا سکتی ہے۔ ایسے ادارے نہ صرف مقامی ضروریات بہتر طور پر سمجھتے ہیں بلکہ شہریوں کو فیصلہ سازی اور ترقیاتی منصوبہ بندی میں براہِ راست حصہ لینے کا موقع بھی دیتے ہیں۔ پنجاب حکومت اور الیکشن کمیشن کو اب مزید تاخیر کے بجائے انتخابی تیاریوں کی تکمیل اور واضح شیڈول کے اجرا پر توجہ دینی چاہیے۔ بلدیاتی انتخابات کسی حکومت کی صوابدیدی سہولت نہیں بلکہ جمہوری تسلسل اور مقامی خود اختیاری کا بنیادی تقاضا ہیں۔ اصل کامیابی صرف انتخابات کرانے میں نہیں بلکہ ایسے منتخب ادارے قائم کرنے میں ہے جو فیصلے کر سکیں، وسائل استعمال کر سکیں اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوں۔ جمہوریت اسی وقت نچلی سطح تک پہنچے گی جب شہریوں کو اپنے مسائل کے حل میں مؤثر اختیار حاصل ہوگا۔

پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدامات

(بقیہ صفحہ نمبر 1)

ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ حکومت اصلاحات کی پیش رفت، طلبہ کی سیکھنے کی صلاحیت، اساتذہ کی تربیت اور اسکولوں کی سہولتوں سے متعلق قابلِ پیمائش معلومات باقاعدگی سے عوام کے سامنے پیش کرے۔ احتساب کا مقصد محض سزا دینا نہیں بلکہ بہتری کا راستہ پیدا کرنا ہونا چاہیے۔ تعلیم کے شعبے میں پائیدار تبدیلی تب آئے گی جب بہتر نتائج کا دباؤ مؤثر تدریس، مناسب وسائل، تربیت یافتہ اساتذہ اور بچوں کے لیے سازگار ماحول کے ساتھ جڑا ہو۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر پنجاب کا تعلیمی اصلاحاتی ایجنڈا اپنی افادیت ثابت کر سکتا ہے۔

سندھ میں 838 اسکولوں کی تعمیرِ نو اور داخلہ مہم

(بقیہ صفحہ نمبر 1)

ہر ضلع میں ایسے بچوں کی نشاندہی ضروری ہے جو کبھی اسکول نہیں گئے یا غربت، نقل مکانی اور دیگر مسائل کے باعث تعلیم چھوڑ چکے ہیں۔ اس مقصد کے لیے گھر گھر رابطہ، والدین کی رہنمائی اور مقامی سطح پر داخلوں کی نگرانی مؤثر اقدامات ثابت ہو سکتے ہیں۔ ٹھٹھہ میں ستمبر 2026 کے دوران پانچ اپ گریڈ شدہ سیکنڈری اسکولوں میں چلائی گئی آزمائشی مہم کے دوران نو دن میں 702 بچوں کے داخلے رپورٹ ہوئے، جن میں 409 لڑکیاں شامل تھیں۔ ان میں 102 ایسے بچے بھی تھے جو اسکول سے باہر تھے یا تعلیم چھوڑ چکے تھے۔ اس تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی برادری کو متحرک کر کے بچوں کو دوبارہ تعلیم کی طرف لانے کے امکانات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ اسکولوں کی تعمیرِ نو میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو مدنظر رکھنا ناگزیر ہے۔ مضبوط عمارتیں مستقبل میں سیلاب اور دیگر قدرتی آفات کے نقصانات کم کرنے میں مدد دے سکتی ہیں، لیکن ان کی دیکھ بھال، نکاسی آب اور حفاظتی انتظامات بھی ضروری ہیں۔ اسی طرح حکومت کو ہر اسکول کے لیے اساتذہ کی تعیناتی، طلبہ کی حاضری، داخلوں، تعلیمی نتائج اور بنیادی سہولتوں کی دستیابی سے متعلق معلومات باقاعدگی سے مرتب کرنی چاہییں۔ ان اعداد و شمار کی عوامی دستیابی سے منصوبوں کی پیش رفت جانچنے اور کمزور اداروں کی ضروریات پوری کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ سندھ میں 838 اسکولوں کا منصوبہ تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو وسعت دینے کا ایک اہم موقع ہے۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ تعمیراتی اہداف کو حقیقی تعلیمی نتائج میں کیسے تبدیل کیا جاتا ہے۔ اگر ہر اسکول میں اساتذہ، مناسب سہولتیں اور طلبہ کی مسلسل حاضری یقینی بنائی جائے تو یہ سرمایہ کاری بچوں کے مستقبل اور مقامی برادریوں کی ترقی میں دیرپا کردار ادا کر سکتی ہے۔

فہرست

1 پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدامات
2 ایڈیٹوریل
3 سعودی عرب میں مقامی حکومتوں کا نظام
4 سندھ اسمبلی نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2026 ترمیمی بل منظور کر لیا
5 پنجاب۔ ہر ضلع میں "سپیشل روڈ مینٹیننس سکواڈ" قائم کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب
6 ڈملوٹی پائپ لائن منصوبہ: میئر کراچی
7 موسمیاتی تبدیلی سے چترال کی مقامی شہد کی مکھی کو خطرہ
8 پشاور چلڈرن اسپتال کو فعال کرنے کے لیے سالانہ 9.2 ارب روپے کے فنڈز طلب
9 ڈیجیٹل رسائی کو خواتین کا بااختیار ہونا قرار نہیں دیا جاسکتا: ماہرین
10 پنجاب کی ہر تحصیل میں جنوری سے الیکٹرو بس سروس کا آغاز،
11 احسن آباد میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی ہلاکت۔ تحقیقات کا حکم
12 ایم کیو ایم پاکستان کی نئے انتظامی یونٹس کے مطالبے پر بڑی ریلی

سعودی عرب میں مقامی حکومتوں کا نظام

اختیارات، مالی خودمختاری اور خواتین کی شرکت کا مؤثر ماڈل

ڈاکٹر بلال ظفر

سعودی عرب میں مقامی حکومت کا نظام شہری خدمات، شہری منصوبہ بندی، بنیادی ڈھانچے اور مقامی ترقی کے انتظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تاہم یہ نظام پاکستان جیسے وفاقی اور پارلیمانی ممالک کے مقامی حکومت کے نظام سے یکسر مختلف ہے۔ سعودی عرب میں انتظامی مرکزیت نمایاں ہے، جبکہ بلدیاتی ادارے قومی پالیسیوں اور قانونی ضوابط کے تحت کام کرتے ہیں۔

قانونی بنیاد

سعودی عرب میں بلدیاتی نظام کی قانونی بنیاد میں نظام البلدیات والقری (Municipalities and Villages Law) اور بلدیاتی کونسلوں کا قانون (Law of Municipal Councils) شامل ہیں۔ بلدیاتی کونسلوں کے قانون کو 2014 میں شاہی فرمان نمبر م/ 61 کے ذریعے منظور کیا گیا۔ ان قوانین میں بلدیاتی اداروں کی تشکیل، ذمہ داریوں، مالی و انتظامی امور اور کونسلوں کے اختیارات کا تعین کیا گیا ہے۔ بلدیات کو قانون کے تحت قانونی حیثیت اور مالی و انتظامی خودمختاری حاصل ہے تاہم یہ خودمختاری مقررہ قانونی حدود اور قومی نگرانی کے دائرے میں رہتی ہے۔ بلدیاتی کونسلوں کے قانونی اختیارات میں ترقیاتی منصوبوں، بلدیاتی خدمات، آپریشن اور دیکھ بھال سے متعلق امور پر غور و نگرانی شامل رہی ہے۔ تاہم، قانونی اختیارات کی موجودگی کو کونسلوں کی موجودہ عملی حیثیت یا انتخابات کے مسلسل انعقاد کا ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے۔

کردار ادا کرتی ہے، جبکہ بلدیات شہری سہولتوں اور مقامی خدمات پر توجہ دیتی ہیں۔ بڑے شہروں میں امانات اور دیگر بلدیاتی ادارے صفائی، شہری منصوبہ بندی، تعمیراتی ضوابط اور عوامی مقامات کی دیکھ بھال جیسے فرائض انجام دیتے ہیں۔

بلدیاتی خودمختاری

سعودی عرب میں بلدیاتی خودمختاری کو انتظامی، مالی اور سیاسی پہلوؤں سے سمجھا جاسکتا ہے۔ انتظامی طور پر بلدیات اپنے قانونی دائرۂ اختیار میں خدمات اور روزمرہ امور چلاتی ہیں۔ مالی طور پر انہیں قانون کے مطابق وسائل اور اثاثوں کے انتظام کے اختیارات حاصل ہو سکتے ہیں۔ تاہم، قومی پالیسیوں اور متعلقہ وزارت کی نگرانی بلدیاتی اداروں کے کام پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سیاسی خودمختاری کا معاملہ مختلف ہے۔ بلدیاتی نمائندگی کے لیے انتخابی نظام موجود رہا ہے، لیکن مقامی حکومت کی جمہوری نوعیت جانچنے کے لیے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ انتخابات کب ہوتے ہیں، کونسلیں کس حیثیت سے کام کرتی ہیں اور منتخب نمائندوں کو کتنے عملی اختیارات حاصل ہیں۔

شہری خدمات

سعودی عرب میں بلدیاتی ادارے شہروں کو منظم، صاف اور رہائش کے لیے موزوں بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں صفائی اور کچرے کا انتظام، شہری منصوبہ بندی، تعمیراتی ضوابط، مقامی سڑکوں اور پارکوں کی دیکھ بھال، تجارتی اجازت نامے، ڈیجیٹل بلدیاتی خدمات اور ماحولیاتی بہتری شامل ہیں۔ پانی، بجلی، صحت، تعلیم اور ٹرانسپورٹ جیسی تمام خدمات براہِ راست بلدیات کے تحت نہیں آتیں۔ ان شعبوں میں دوسرے قومی اور خصوصی ادارے بھی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔

مقامی حکومتوں کی آمدن اور مالی وسائل

بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا انحصار ان کے مالی وسائل اور ان وسائل کو استعمال کرنے کے اختیارات پر بھی ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں بلدیاتی آمدنی کے ذرائع میں متعلقہ فیسیں، اجازت ناموں اور لائسنسوں سے حاصل ہونے والی رقم، بلدیاتی اثاثوں اور املاک سے آمدنی، سرمایہ کاری اور منظور شدہ سرکاری مالی وسائل شامل ہو سکتے ہیں۔ بلدیاتی اثاثوں کو مؤثر انداز میں استعمال کرنا اور نجی شعبے کے ساتھ شراکت داری بڑھانا بھی مالی وسائل پیدا کرنے کے اہم طریقے ہیں۔ تاہم، مالی خودمختاری کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بلدیہ کو آزادانہ طور پر ٹیکس عائد کرنے یا قومی ٹیکس آمدنی میں حصہ مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ان اختیارات کا تعین متعلقہ قوانین اور ضوابط کرتے ہیں۔

شہریوں کا حقِ انتخاب

سعودی عرب میں بلدیاتی انتخابات کا قانونی نظام موجود رہا ہے۔ بلدیاتی کونسلوں کے قانون نے انتخابات، امیدواروں کی اہلیت اور کونسلوں کی تشکیل کے لیے قانونی بنیاد فراہم کی۔ انتخابی قواعد میں شہریوں کی عمر، قانونی اہلیت، متعلقہ انتخابی حلقے میں رہائش اور امیدواروں کے لیے مخصوص شرائط شامل رہی ہیں۔ تاہم، اکتوبر 2026 میں انتخابات کے موجودہ شیڈول اور کونسلوں کی عملی حیثیت کی تصدیق کے لیے تازہ سرکاری اعلان ضروری ہے۔ بلدیاتی انتخابات شہریوں کو مقامی نمائندگی فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہیں، لیکن مؤثر مقامی جمہوریت کے لیے نمائندوں کے اختیارات، بجٹ پر ان کے کردار اور شہریوں کے سامنے جواب دہی کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔

خواتین کی بلدیاتی اداروں میں شرکت

سعودی عرب کے بلدیاتی نظام میں خواتین کی شرکت ایک اہم تاریخی پیش رفت ہے۔ 2015 میں سعودی خواتین نے پہلی مرتبہ بلدیاتی انتخابات میں بطور ووٹر اور امیدوار دونوں حیثیتوں سے حصہ لیا۔ اس اقدام نے خواتین کو مقامی نمائندگی کے انتخاب اور خود نمائندہ بننے کا موقع فراہم کیا۔ خواتین کی شرکت شہری منصوبہ بندی، عوامی مقامات، نقل و حرکت، رہائشی ماحول اور مقامی سہولتوں جیسے معاملات میں بہت اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ انتخابی حق کے علاوہ خواتین کی مؤثر نمائندگی جانچنے کے لیے ان کی منتخب نشستوں، کونسلوں میں موجودگی اور فیصلہ سازی میں عملی کردار کا جائزہ بھی ضروری ہے۔ 2015 کی پیش رفت ایک اہم تاریخی سنگِ میل تھی، تاہم اسے موجودہ دور میں خواتین کی نمائندگی کی مکمل تصویر نہیں سمجھنا چاہیے۔ موجودہ انتخابی صورتِ حال اور خواتین کی نمائندگی کے تازہ اعداد و شمار کے لیے سرکاری معلومات درکار ہیں۔ سعودی عرب کا مقامی حکومت کا نظام قومی انتظامی نگرانی، بلدیاتی اداروں اور شہری خدمات کے امتزاج پر قائم ہے۔ بلدیات کو قانونی طور پر مالی اور انتظامی اختیارات حاصل ہیں، جبکہ

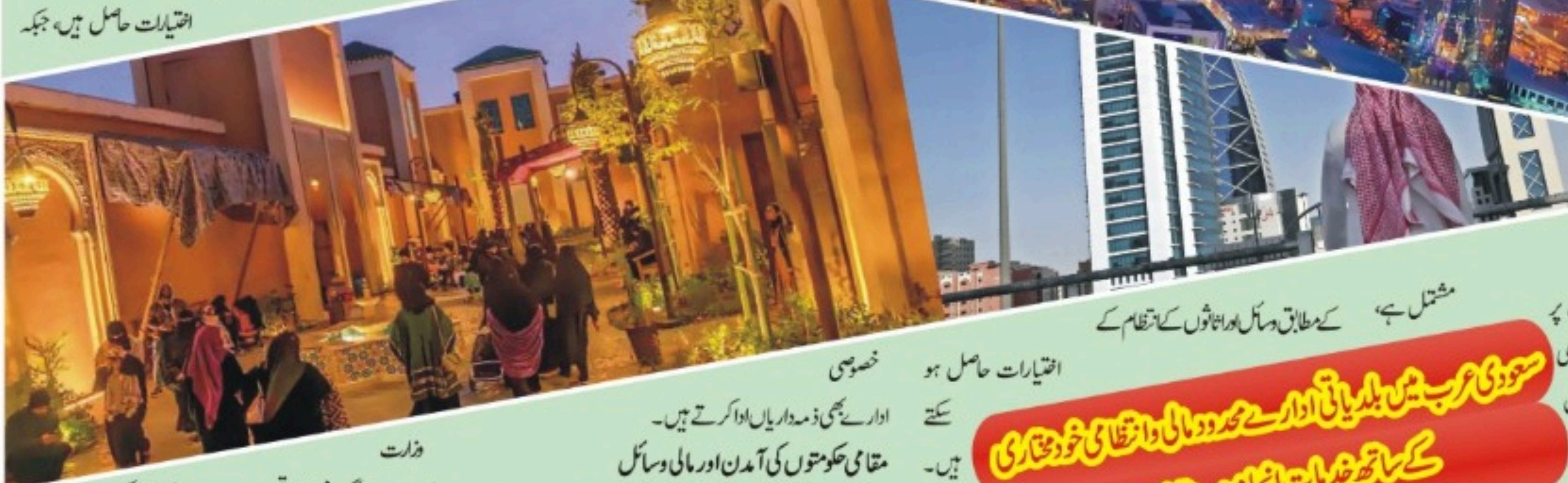

انتظامی ڈھانچہ اور ادارے

سعودی عرب 13 انتظامی علاقوں پر مشتمل ہے، جن کے تحت گورنریٹس اور مقامی انتظامی مراکز کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ بلدیات اور ذیلی بلدیاتی دفاتر شہری خدمات اور مقامی ترقی کے معاملات سنبھالتے ہیں۔ وزارت بلدیات و ہاؤسنگ (Ministry of Municipalities and Housing) بلدیاتی شعبے کی مرکزی وزارت ہے۔ یہ شہری ترقی، بلدیاتی خدمات، رہائشی منصوبہ بندی، سرمایہ کاری اور متعلقہ پالیسیوں کی نگرانی کرتی ہے۔ علاقائی انتظامیہ عمومی حکومتی امور اور رابطہ کاری میں

> **سعودی عرب میں بلدیاتی ادارے محدود مالی و انتظامی خودمختاری کے ساتھ خدمات انجام دیتے ہیں۔**

وزارت بلدیات و ہاؤسنگ شہری ترقی، خدمات اور سرمایہ کاری کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ 2105 میں خواتین کو بلدیاتی انتخابات میں ووٹ ڈالنے اور امیدوار بننے کا حق دینا مقامی نمائندگی کی تاریخ میں اہم پیش رفت تھی۔ تاہم، موجودہ انتخابات، کونسلوں کی حیثیت اور منتخب نمائندوں کے عملی اختیارات کی تازہ تصدیق ضروری ہے۔

کراچی

مقررین نے پاکستان میں نئے انتظامی یونٹس یا صوبوں کے قیام اور آئینی طور پر بااختیار بلدیاتی حکومتوں کے قیام پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ صوبائی ڈھانچہ تیزی سے بڑھتی آبادی، شہری پھیلاؤ اور بگڑتے ہوئے طرزِ حکمرانی کے مسائل سے نمٹنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ مقامی ہوٹل میں ہفتے کے روز گریجویٹ فورم پاکستان کے زیرِ اہتمام اور متحدہ قومی موومنٹ پاکستان (ایم کیو ایم پاکستان) کے تعاون سے منعقدہ پروگرام 'بااختیار بلدیاتی نظام، نئے انتظامی یونٹس کا قیام، ترقی یافتہ اور مستحکم پاکستان' میں سندھ کے لیے الگ انتظامی یونٹ کے مطالبے کو ملک کے قدیم ترین مطالبات میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس خطے کو طویل عرصے سے سیاسی اور معاشی محرومی کا سامنا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر سندھ میں شفاف مردم شماری کرائی جائے تو پیپلز

ذریعے عوام کی رائے معلوم کی جاسکتی ہے۔ سابق وفاقی وزیر خزانہ اور عوام پاکستان کے سینئر رہنما مفتاح اسماعیل نے کہا کہ ملک کے سامنے بنیادی طور پر کئی راستے ہیں، جن میں موجودہ نظام کو جاری رکھنا، بلدیاتی حکومتوں کو بااختیار بنانا یا نئے انتظامی یونٹس تشکیل دینا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومتیں انتظامی یونٹس، تاہم کراچی کو ایک الگ انتظامی یونٹ ہونا چاہیے۔ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر ریحان حنیف نے بھی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ بنیادی مسئلہ اختیارات اور وسائل کو عوام تک منتقل کرنا ہے۔ امریکا کے بلدیاتی نظام کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں میونسپل ادارے اسکولوں، اسپتالوں، انفراسٹرکچر اور پولیس سمیت متعدد شعبوں کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بحث کا بنیادی مقصد اختیارات اور وسائل کو نچلی سطح تک منتقل کرنا ہے، جبکہ چھوٹے انتظامی یونٹس حکومت کو زیادہ جوابدہ اور عوام

'بااختیار بلدیاتی نظام، نئے انتظامی یونٹس کا قیام، ترقی یافتہ اور مستحکم پاکستان' کے عنوان سے مقامی ہوٹل میں مذاکرہ

سیاسی رہنماؤں، کراچی کے سابق میئرز، کاروباری نمائندوں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ مؤثر عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے اختیارات اور وسائل کو نچلی سطح تک منتقل کرنا ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ چھوٹے انتظامی یونٹس کا قیام وفاق یا قومی یکجہتی کے لیے خطرہ نہیں بلکہ بہتر انتظامی اور عوامی خدمات کی فراہمی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ وفاقی وزیر تعلیم اور ایم کیو ایم پاکستان کے چیئرمین ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہری سندھ کے لیے الگ صوبے یا انتظامی یونٹ کا مطالبہ ان کی جماعت کے قیام سے بھی پہلے موجود تھا اور اس کا مقصد پاکستان کو کمزور کرنا نہیں بلکہ بہتر انتظامی یونٹس تشکیل دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناقابلِ تقسیم اکائی صرف ہمارا وطن پاکستان ہے، جبکہ صوبوں کی انتظامی بنیادوں پر ازسرِنو تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے شہری پارٹی خود نئے صوبوں کا مطالبہ کرے گی۔ انہوں نے نئے صوبوں یا انتظامی یونٹس کے قیام کا مطالبہ کرنے والے علاقوں میں ریفرنڈم کرانے کی تجویز بھی پیش کی۔ ایم کیو ایم پاکستان کے سینئر رہنما اور سابق میئر کراچی ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ موجودہ چار صوبوں کا نظام سیاسی جمود کو برقرار رکھنے اور اختیارات چند خاندانوں تک محدود کرنے کا باعث بنا ہے۔ انہوں نے سندھ کو متعدد انتظامی خطوں میں تقسیم کرنے اور کراچی کو خصوصی انتظامی حیثیت دینے کی تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ آج یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ عوام کو معاشی، سیاسی اور فیصلہ سازی میں حقیقی خودمختاری حاصل نہیں۔ ان کے مطابق 18 ویں ترمیم نے صوبوں کو اختیارات تو دیے تاہم ان اختیارات کو مؤثر انداز میں نچلی سطح تک منتقل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے اس معاملے پر وسیع قومی بحث کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے انتظامی یونٹس کے خواہش مند علاقوں میں ریفرنڈم کے بارہا حقیقی معنوں میں خودمختار بلدیاتی حکومتیں قائم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ مفتاح اسماعیل نے کہا کہ بلدیاتی حکومت کا نظام ایک اچھا آپشن ہے لیکن موجودہ نظام کے تحت اسے مؤثر انداز میں نافذ کرنا ممکن نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'کراچی کو کراچی چلانے دیں، لاڑکانہ کو لاڑکانہ اور اسی طرح لاہور، پشاور اور کوئٹہ کو بھی مقامی لوگ چلائیں۔' سینئر سیاست دان عرفان اللہ مروت نے کہا کہ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ کراچی کو موجودہ انتظامی طریقہ کار کے تحت مزید نہیں چلایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جس انداز میں شہر کا انتظام چلایا جارہا ہے اس طرح کراچی نہیں چل سکتا۔ ان کے مطابق کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی اور غیر منصوبہ بند آبادیاں شہر کے لیے سنگین چیلنج ہیں اور اسے ایسا انتظامی ڈھانچہ درکار ہے جو بڑھتی ہوئی بنیادی ڈھانچے اور شہری ضروریات سے نمٹ سکے۔ عرفان اللہ مروت نے کہا کہ صوبے وقت کی ضرورت ہیں، انہیں صوبے کہیں یا کے لیے زیادہ قابلِ رسائی بنا سکتے ہیں۔ کاروباری رہنما عتیق میر نے کراچی کی معاشی اور شہری صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'کراچی کی معیشت ڈوب چکی ہے اور خوبصورت شہر کی شکل میں یہ ایک جنگل بن چکا ہے۔' انہوں نے کہا کہ کراچی کے تاجر انتظامی اصلاحات کے مطالبے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اس مقصد کے لیے جدوجہد کی گئی تو تاجر برادری بھی ساتھ دے گی، جبکہ ملک بھر میں نئے انتظامی یونٹس قائم کیے جانے چاہئیں۔ سابق بیوروکریٹ اور وکیل شہاب امام نے کہا کہ پاکستان کو ایسے نظام کی ضرورت ہے جس میں عوام اپنے علاقوں سے متعلق فیصلے خود کرسکیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ کراچی میں بھرتیوں اور انتظامی تقرریوں کے معاملے میں مقامی نمائندگی کو نظرانداز کیا جارہا ہے اور ٹیکسوں کے بکھرے ہوئے نظام پر بھی تنقید کی۔

جماعتِ اسلامی کا بلدیاتی قانون میں ترامیم کے خلاف سندھ ہائیکورٹ سے رجوع

کراچی

جماعتِ اسلامی نے سندھ اسمبلی کی جانب سے بلدیاتی قانون میں حالیہ ترامیم کو سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کردیا ہے، جن کے تحت میئرز اور چیئرمینز اپنی مدت ختم ہونے کے بعد نئے منتخب سربراہان کے عہدہ سنبھالنے تک بطور ایڈمنسٹریٹر اختیارات استعمال کر سکیں گے۔ جماعت اسلامی کراچی کے امیر منعم ظفر، سٹی کونسل میں قائدِ حزبِ اختلاف ایڈووکیٹ سیف الدین اور ڈپٹی پارلیمانی لیڈر تیمور احمد نے سندھ کے چیف سیکریٹری، محکمہ بلدیات کے سیکریٹری اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو فریق بناتے ہوئے درخواست دائر کی۔ درخواست گزاروں نے موقف اختیار کیا کہ آئین کا آرٹیکل 140-A صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ بلدیاتی نظام قائم کریں اور سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات منتخب بلدیاتی نمائندوں کو منتقل کریں۔ درخواست میں کہا گیا کہ سندھ اسمبلی نے 14 ستمبر کو سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2026 (ترمیمی) بل منظور کیا، جس کے تحت بلدیاتی ادارے کی مدت ختم ہونے کے بعد سبکدوش ہونے والا میئر یا چیئرمین نئے منتخب سربراہ کے عہدہ سنبھالنے تک ایڈمنسٹریٹر کے طور پر اختیارات اور فرائض انجام دیتا رہے گا۔ جے آئی نے موقف اختیار کیا کہ یہ ترمیم آئینی اور قانونی طور پر قابلِ اعتراض ہے کیونکہ منتخب نمائندے کی آئینی و قانونی مدت ختم ہونے کے باوجود اسے تقریباً وہی اختیارات نئے عہدے کے نام سے استعمال کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق ایسی صورتحال آئین کے آرٹیکل 218(3) سے بھی متصادم ہے، جو انتخابات کے ایماندارانہ، منصفانہ اور شفاف انعقاد اور انتخابی بدعنوانیوں کی روک تھام کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سبکدوش میئر یا چیئرمین کو انتخابات کے دوران بلدیاتی مشینری، وسائل، ملازمین، ترقیاتی منصوبوں اور مالی انتظام پر اثر انداز ہونے کا موقع مل سکتا ہے جس سے انتخابی عمل میں مساوی مواقع متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ درخواست میں مزید کہا گیا کہ اگر انتخابات میں تاخیر، حلقہ بندیوں کے تنازعات یا دیگر قانونی رکاوٹیں پیدا ہوں تو سبکدوش میئر یا چیئرمین چار سالہ مقررہ مدت سے کئی ماہ یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک ایڈمنسٹریٹر کے طور پر برقرار رہ سکتا ہے۔ درخواست گزاروں نے سندھ ہائیکورٹ سے استدعا کی کہ متنازع ترامیم کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ان پر عملدرآمد معطل کیا جائے، سبکدوش میئرز اور چیئرمینز کو مدت ختم ہونے کے بعد ایڈمنسٹریٹر کے طور پر کام کرنے سے روکا جائے اور قانون کے تحت مقررہ مدت میں نئے بلدیاتی انتخابات کرانے کو یقینی بنایا جائے۔

اسلام آباد

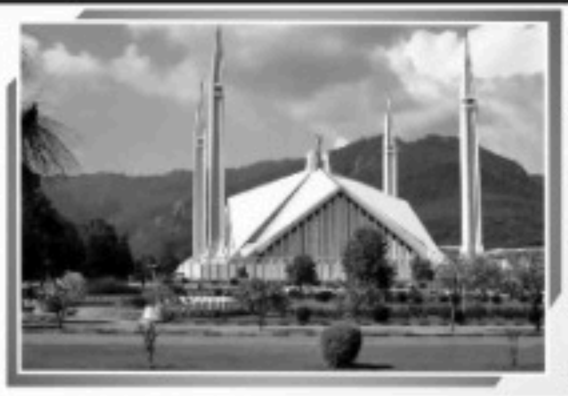

اسلام آباد کو نیا وفاقی یونٹ بنانے کی تجویز، 13 عالمی دارالحکومتوں کا جائزہ

اسلام آباد کو نیا وفاقی یونٹ بنانے کی تجویز، 13 عالمی دارالحکومتوں کا جائزہ، احسن اقبال کی سربراہی میں اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی نے واشنگٹن، برلن، ٹوکیو، پیرس، سیول، نئی دہلی و دیگر حکومتی ماڈلز کا مطالعہ کیا۔ کمیٹی نے مرکز اور دارالحکومت کے تعلقات کے لیے مستحکم نظام، روزمرہ شہری امور کو سیاسی عدم استحکام سے محفوظ رکھنے پر زور دیا۔ بہترین کارکردگی والے دارالحکومت شفافیت، کارکردگی، شہری شرکت اور پائیدار ترقی کے مشترکہ اصولوں پر متفق نظر آتے ہیں۔ وزیراعظم کی جانب سے تشکیل دی گئی اور وزیرِ منصوبہ بندی احسن اقبال کی سربراہی میں کام کرنے والی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی نے 13 بین الاقوامی دارالحکومتوں اور ان کے متعلقہ طرزِ حکمرانی کا جائزہ لیا ہے تاکہ اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری گورنمنٹ (ICTG) کے حوالے سے سفارشات کو حتمی شکل دی جاسکے، جس میں ایک اور وفاقی اکائی قائم کرنے کا رجحان بھی شامل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ واشنگٹن ڈی سی ایک وفاقی ضلع ہے جہاں مقامی طور پر منتخب میئر اور کونسل موجود ہیں، تاہم حتمی اختیار امریکی کانگریس کے پاس رہتا ہے، جو شہر کے بجٹ کی منظوری دیتی اور مقامی قوانین کو مسترد کرسکتی ہے۔ ضلع جائیداد، فروخت اور آمدنی پر عائد ٹیکسوں کے ذریعے محصولات جمع کرتا ہے، سخت مالی نگرانی کے تحت کام کرتا ہے اور مقامی پالیسی سازی میں شفافیت اور شہری شرکت کی مضبوط روایت کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس ماڈل کی خوبیوں میں مالی اور قانونی نگرانی کی بلند سطح، مضبوط ضابطہ جاتی نظام اور عوامی سطح پر فعال شرکت شامل ہیں، جو مالی نظم وضبط اور جوابدہی کو فروغ دیتے ہیں۔ تاہم اس کے چیلنجز میں محدود حتمی خودمختاری اور کانگریس کا کنٹرول شامل ہے، جو مقامی ترجیحات کو محدود کرسکتا ہے اور شہریوں میں جمہوری فقدان کا تاثر پیدا کرسکتا ہے۔ برلن شہر اور وفاقی ریاست، دونوں کے کردار یکجا کرتا ہے۔

لاہور

لوکل گورنمنٹ پنجاب نے نکاح رجسٹرارز کی جانب سے قواعد کی خلاف ورزیوں، بالخصوص کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کے لیے فیلڈ افسران کو نئی ہدایات جاری کردی ہیں۔ جاری ہدایات کے مطابق کوئی بھی نکاح رجسٹرار اپنی متعلقہ یونین کونسل کے علاوہ کسی دوسری یونین کونسل کا لائسنس نہیں رکھ سکے گا۔ ہدایات کے تحت ایسے شخص کو نکاح رجسٹرار مقرر نہیں کیا جاسکے گا جس کے خلاف کوئی مقدمہ درج ہو۔ اسی طرح وہ شخص بھی نکاح رجسٹرار نہیں بن سکے گا جو اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ نکاح رجسٹرار کا لائسنس حاصل کرنے کے خواہشمند افراد کے لیے نکاح رولز، چائلڈ میرج رولز اور متعلقہ قواعد کے حوالے سے ٹیسٹ دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ٹیسٹ میں کم از کم 90 فیصد نمبر حاصل کرنے والے افراد ہی لائسنس رکھنے کے اہل ہوں گے۔ لوکل گورنمنٹ پنجاب کے مطابق کوئی بھی غیر اہل شخص نکاح رجسٹرار کے طور پر کام نہیں کرسکے گا، جبکہ کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کرنے والے نکاح رجسٹرار کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ ہدایات میں مزید کہا گیا ہے کہ نکاح رجسٹرار کی جانب سے پڑھائے جانے والے ہر نکاح کے ساتھ دلہا اور دلہن کے متعلقہ کاغذات منسلک کرکے انہیں متعلقہ یونین کونسل میں جمع کروانا لازمی ہوگا۔ جو نکاح رجسٹرار نکاح پڑھانے کے بعد سات دن کے اندر نکاح فارم متعلقہ یونین کونسل میں جمع نہیں کروائے گا، اس کا لائسنس منسوخ کردیا جائے گا اور اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

نکاح رجسٹرار اپنی متعلقہ یونین کونسل کے علاوہ کسی دوسری یونین کونسل کا لائسنس نہیں رکھ سکے گا۔

کراچی

سندھ اسمبلی نے پیر کے روز شدید احتجاج اور اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے نعرے بازی کے دوران سندھ لوکل گورنمنٹ (ایل جی) ایکٹ 2026 ترمیمی بل منظور کرلیا۔ عام فہم لفظوں میں دیکھیں، ترمیمی بل کے تحت میئرز اور چیئرمینوں کی مدت ختم ہونے کے بعد انہیں نئے منتخب سربراہ کی جانب سے عہدہ سنبھالنے تک بطور ایڈمنسٹریٹر اپنے اختیارات استعمال کرنے اور کونسل کے فرائض انجام دینے کی اجازت ہوگی۔ بل میں کونسلوں کو ادارے خودمختار طور پر یا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے قائم کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ ترمیم کے مطابق حکومت کو کونسل کی مدت ختم ہونے سے 120 روز قبل الیکشن کمیشن آف پاکستان سے نئے انتخابات کرانے کی درخواست کرنا ہوگی، تاکہ مقررہ مدت کے اندر انتخابات منعقد ہوسکیں۔ بل کے تحت اگر ڈپٹی میئر یا وائس چیئرمین پاکستان سے باہر ہو یا اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہو تو حکومت کسی دوسرے رکن کو ان کی ذمہ داریاں سونپ سکے گی۔ ترمیمی قانون میں ہر یونین کونسل، یونین کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کمیٹی میں مصالحتی فورمز (Reconciliation Forums) قائم کرنے کی بھی تجویز شامل ہے۔ ہر فورم تین مصالحت کاروں پر مشتمل ہوگا، جنہیں کونسل ایسے مقامی افراد میں سے نامزد کرے گی جو دیانت داری، بہتر فیصلے کی صلاحیت اور اچھی شہرت کے حامل ہوں۔ مصالحتی فورمز کا مقصد مقامی تنازعات کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق باہمی رضامندی سے حل کرنا ہوگا۔ بل میں شیڈول IX میں بھی دو نئی ذمہ داریاں شامل کی گئی ہیں، جن کے تحت یونین کونسلیں اپنے علاقوں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے مسائل، بلڈنگ کنٹرول کی خلاف ورزیوں اور غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کرکے متعلقہ اداروں کو کارروائی کے لیے معلومات فراہم کریں گی۔ بل کی منظوری کے دوران تمام اپوزیشن جماعتوں کے ارکان نے ایوان میں احتجاج کیا اور مجوزہ ترامیم کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ اپوزیشن پہلے ہی مجوزہ ترامیم کو غیر آئینی اور منتخب بلدیاتی اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش قرار دے چکی تھی۔

سندھ اسمبلی نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2026 ترمیمی بل منظور کرلیا

لاہور

لاہور میں تعینات چینی قونصل جنرل سن یان نے جنوبی پنجاب کے ساتھ زراعت، صنعت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ خطے کے قدرتی وسائل اور وسیع مارکیٹ کی صلاحیت دوطرفہ تعاون کے لیے نمایاں مواقع فراہم کرتی ہے۔ سن یان نے یہ بات ملتان کے اپنے تین روزہ دورے کے دوران کہی، جہاں انہوں نے جنوبی پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری فواد ہاشم ربانی سے ملاقات کی اور زراعت، لائیو اسٹاک، صحت اور تعلیم کے شعبوں کے بارے میں اعلیٰ حکام سے بریفنگ لی۔ انہوں نے زرعی اداروں کا دورہ بھی کیا اور جامعات کے حکام، اساتذہ اور طلبہ سے ملاقاتیں کیں۔ فواد ہاشم ربانی سے ملاقات کے دوران چینی قونصل جنرل نے کہا کہ چین جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کے ساتھ روابط مزید مضبوط کرنے، دونوں ممالک کی قیادت کے درمیان طے پانے والے اتفاق رائے پر عمل درآمد اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے '0.2 اپ گریڈڈ ورژن' کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے زراعت، صنعت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں عملی تعاون بڑھانے پر زور دیا اور دونوں جانب سے مزید "چھوٹے مگر خوبصورت" عوامی فلاحی منصوبے شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ دوطرفہ تعاون کے ثمرات براہِ راست مقامی آبادی تک پہنچ سکیں۔ سن یان کے دورے کے دوران تعلیم خصوصی توجہ کا مرکز رہی۔ انہوں نے ملتان کے رومانزا پی سی ہوٹل میں جنوبی پنجاب کے مستحق بچوں میں اسکول کٹس تقسیم کرنے کی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام تعلیم کو دی جانے والی چین کی ترجیح کی عکاسی کرتا ہے اور قائداعظم محمد علی جناح کا یہ قول بھی نقل کیا کہ "تعلیم ہماری قوم کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔" چینی قونصل جنرل نے اسکول کٹس کی فراہمی کو دونوں ممالک کی قیادت کے درمیان اتفاق رائے پر عمل درآمد اور عوام پر مرکوز فلاحی منصوبوں کے فروغ کی عملی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اسکول کا سامان بچوں کو اعتماد کے ساتھ تعلیم جاری رکھنے اور اپنے خواب پورے کرنے میں مدد دے گا۔ سن یان نے کہا کہ یہ اقدام صدر شی جن پنگ کے عالمی اقدامات کے تحت عوام پر مرکوز حکمت عملی سے بھی ہم آہنگ ہے۔ انہوں نے مئی میں صدر شی جن پنگ اور وزیراعظم شہباز شریف کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چینی صدر نے مشترکہ مستقبل کی حامل چین پاکستان کمیونٹی کے قیام کے لیے ایکشن پلان کو آگے بڑھانے، بڑے منصوبوں کو عوامی فلاحی اقدامات کے ساتھ مربوط کرنے اور انسانی وسائل کی تربیت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے پر زور دیا تھا۔ انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے حالیہ دورہ چین اور پنجاب اور چین کے درمیان عوامی روابط مضبوط بنانے پر ان کی توجہ کا بھی حوالہ دیا۔ سن یان نے پنجاب میں صحت کے مراکز کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، فنی تربیت اور زبان کی لیبارٹریوں کو ایسے تعاون کی مثالیں قرار دیا جن کا مقصد عوام کی روزمرہ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ عالمی نقشے دیکھیں انہوں نے کہا کہ بڑے شہروں سے تعاون کے فوائد کم ترقی یافتہ دیہات اور قصبوں تک پہنچانے سے صوبے کے شمالی اور جنوبی حصوں کے درمیان ترقی کے فرق کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر میں سن یان نے پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کے 75ویں سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی اور سی پیک کے اعلیٰ معیار کی ترقی کے نئے مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ زرعی تعاون اور انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ زراعت میں اپنی مہارت کو مزید بہتر بنائیں اور چینی ثقافت کے بارے میں بھی آگاہی حاصل کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوان پاکستان چین دوستی کے وارث اور سی پیک کے مستقبل کے معمار بن سکتے ہیں۔ سن یان نے محکمہ زراعت جنوبی پنجاب، مینگو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور ماڈل ایگریکلچر مال کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے زرعی حکام اور ماہرین سے تعاون بڑھانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقاتوں میں جنوبی پنجاب کی زرعی صلاحیت اور پاکستانی و چینی اداروں، محققین اور ماہرین کے درمیان روابط مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر غور کیا گیا۔ ملتان یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں چینی قونصل جنرل نے چیئرمین ڈاکٹر محمد ارشد اور فیکلٹی ارکان سے ملاقات کی اور اعلیٰ تعلیم اور ادارہ جاتی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ان ملاقاتوں میں سرکاری حکام، زرعی ماہرین، محققین اور ماہرین تعلیم نے زراعت، لائیو اسٹاک، صحت، تعلیم، فنی تربیت اور سی پیک سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات پر گفتگو کی۔ سن یان نے اپنے دورہ ملتان کو پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کی 75ویں سالگرہ سے جوڑتے ہوئے دونوں ممالک کے تعلقات کو "آہنی اور ہر موسم میں قائم رہنے والی دوستی" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک کے نئے مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ زرعی تعاون اور انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت بڑھ گئی ہے تاہم اسٹریٹجک تعاون کے ساتھ ایسے منصوبوں کو بھی آگے بڑھانے کی ضرورت ہے جو براہ راست عوام کی زندگیوں میں بہتری لائیں۔ چینی قونصل جنرل نے اسکول کٹس کی تقسیم کے اقدام کو صدر شی جن پنگ کے انسانیت کے مشترکہ مستقبل کی حامل کمیونٹی کے وژن اور گلوبل گورننس انیشی ایٹو سے بھی جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ عوام پر مرکوز عملی منصوبے ان وسیع تر اصولوں کو حقیقی معنوں میں عملی شکل دے سکتے ہیں۔ سن یان نے کہا، "آج یہاں ہمارا ہر چھوٹا اقدام چین پاکستان دوستی کی عظیم داستان میں ایک روشن مثال ہے۔" انہوں نے دونوں ممالک پر زور دیا کہ تعلیم، صحت اور فنی تربیت کے فوائد مزید خاندانوں تک پہنچانے کے لیے تعاون جاری رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ دوطرفہ تعاون کے ثمرات بڑے شہری مراکز سے باہر موجود آبادیوں تک بھی پہنچیں۔ سن یان کا دورہ ملتان زراعت، تعلیم، انسانی وسائل کی ترقی اور نچلی سطح کے عوامی فلاحی منصوبوں کو جنوبی پنجاب اور چین کے درمیان تعاون کے اہم شعبوں کے طور پر اجاگر کرتا ہے۔

چین کا جنوبی پنجاب کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط بنانے پر زور

کراچی

وائس چیئرمین یونین کمیٹی 07، سرجانی منگھوپیر ٹاؤن حافظ سید عمران علی نے لیاقت آباد ٹاؤن کے چیئرمین فراز حسیب اور وائس ٹاؤن چیئرمین اسحاق تیموری سے خصوصی ملاقات کی، جس میں مختلف بلدیاتی امور، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی مسائل کے حل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران لیاقت آباد ٹاؤن میں عوامی سہولیات کی بہتری کے لیے کیے جانے والے اقدامات، بالخصوص سڑکوں کی تعمیر، گلیوں کی بہتری، اسپورٹس کمپلیکس، لائبریری، گراؤنڈز، پارکس، ڈسپنسریوں اور اسٹریٹ لائٹس کی فراہمی کو سراہا گیا۔ حافظ سید عمران علی نے چیئرمین فراز حسیب کی جانب سے محدود وسائل کے باوجود عوامی مسائل کے حل اور بنیادی شہری سہولیات کی فراہمی کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ اس موقع پر معزز چیئرمین صاحبان کو پھولوں کا گلدستہ اور تحفہ پیش کیا گیا، جبکہ چیئرمین فراز حسیب کی جانب سے ٹاؤن کی کارکردگی رپورٹ اور پروسپیکٹس سمیت باہمی محبت و احترام کے طور پر قلم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ملاقات میں یونین کمیٹی 07 کے عوامی مسائل اور علاقے کی بہتری کے حوالے سے بھی گفتگو ہوئی۔ چیئرمین فراز حسیب نے مسائل کے حل اور شہری سہولیات کی بہتری کے لیے ہر ممکن تعاون اور عملی معاونت کی یقین دہانی کرائی۔ ملاقات کے اختتام پر عوامی خدمت، باہمی تعاون اور شہری سہولیات کی بہتری کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

بلدیاتی امور پر لیاقت آباد ٹاؤن کے چیئرمین سے خصوصی ملاقات

کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے جمعرات کو نارتھ ناظم آباد کے بلاک جے میں ڈوئل کیریج وے کی بہتری اور بحالی کے منصوبے کا افتتاح کردیا۔ سفری گائیڈز تلاشیں اس موقع پر ڈپٹی میئر کراچی سلمان عبداللہ مراد، پاکستان پیپلز پارٹی کے سٹی کونسل میں پارلیمانی لیڈر کرم اللہ وقاصی، سٹی کونسل کے ارکان، منتخب نمائندے اور دیگر افسران موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میئر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ بلاک جے نارتھ ناظم آباد میں 5003 فٹ طویل ڈوئل کیریج وے 3.128 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ منصوبے کا مقصد شہریوں کو بہتر اور محفوظ سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ منصوبے کے تحت سڑک کی تعمیر و بحالی کا کام مکمل کرلیا گیا ہے جبکہ پوری سڑک کے ساتھ پختہ شولڈر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ منصوبے میں پیدل چلنے والوں اور مقامی رہائشیوں کی سہولت کے لیے 5003 فٹ طویل فٹ پاتھ کی تعمیر بھی شامل ہے۔ بعدازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے میئر کراچی نے سیاسی مفادات کے لیے کراچی بند کرنے اور پریس کانفرنسز کی تعداد بڑھانے کی سیاست کو قابل مذمت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی بندش سے یومیہ اجرت پر کام کرنے والے لاکھوں افراد، تاجروں اور عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور شہر ایک دن بھی بند ہونے سے ملکی معیشت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ بڑی قربانیوں اور محنت کے بعد کراچی میں امن اور معمولات زندگی بحال ہوئے ہیں اس لیے شہر کو دوبارہ یرغمال بنانے کی کوئی کوشش قابل قبول نہیں ہوگی۔ انہوں نے سیاسی عناصر پر زور دیا کہ وہ محاذ آرائی اور احتجاج کی سیاست سے دور رہتے ہوئے تعمیر و ترقی کی سیاست پر توجہ دیں۔ میئر کراچی نے کہا کہ اگر متعلقہ علاقوں میں ماضی میں ترقیاتی کام کیے گئے ہوتے تو موجودہ حکومت کو آج یہ منصوبے شروع نہ کرنا پڑتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کراچی کے شہریوں کو بہتر، محفوظ اور معیاری سفری سہولیات کی فراہمی ترجیح ہے۔

میئر کراچی نے نارتھ ناظم آباد میں ڈوئل کیریج وے کا افتتاح کردیا۔

پنجاب۔ ہر ضلع میں "سپیشل روڈ مینٹیننس سکواڈ" قائم کیا جائے۔ وزیراعلیٰ پنجاب

لاہور

پنجاب کے ہر ضلع میں "سپیشل روڈ مینٹیننس سکواڈ" قائم کرنا فیصلہ کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے روڈ مینٹیننس سکواڈ کی منظوری دے دی ہے۔ وزیراعلیٰ کی زیر صدارت خصوصی ویڈیو لنک اجلاس میں کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو اضلاع میں جاری ترقیاتی کاموں کی مانیٹرنگ کی ہدایت کی۔ روڈز کی روزانہ کی جانچ پڑتال، مینٹیننس، صفائی اور سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کو درست کرنا روڈ مینٹیننس سکواڈ کے سپرد ہوگی۔ مریم نواز نے مخصوص اربن روڈز پر کیٹ آئی کی تنصیب لازمی قرار دینے کا حکم دیا۔ پائیداری اور خوبصورتی کے لیے تھرموپلاسٹک روڈ مارکنگز استعمال کرنے کا حکم دیا اور شہر اور تحصیل کے داخلی راستوں پر کنکریٹ کے داخلی دروازے تعمیر نہ کرنے کی ہدایت کی۔ ہر شہر کے داخلی راستے پر سرسبز و شاداب پلاٹ پر شہر کا نام کندہ کرنے کی ہدایت کی اور مخصوص سڑکوں کے ساتھ موجود بجلی کے کھمبوں کی مناسب روشنی یا سجاوٹ کے ساتھ روشن کرنے کا حکم دیا۔ فوڈ سٹریٹس کو مخصوص اور الگ تجارتی علاقوں کے طور پر منصوبہ بندی کرنے کا حکم دیا اور صوبہ بھر کی تمام سبزی منڈیوں میں رسائی، صفائی، ٹریفک کا انتظام اور منظم تجارتی سرگرمیوں کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ نے تمام پراجیکٹس کو منظور شدہ ڈیزائن، مواد اور ٹیکنیکل سٹینڈرڈز کے مطابق مکمل کرنے کی ہدایت کی اور تمام اضلاع کے داخلی اور خارجی راستوں پر میڈین ڈیزائن اور لینڈ سکیپنگ کا حکم دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا روڈ کے درمیان کنکریٹ سے بنے اور پلانٹر نہ رکھنے کا حکم دیا اور کہا کہ ہر ضلع میں جاری پراجیکٹ کے دائرہ کار، وقت کی پابندی، معیار، اخراجات اور عملی پیش رفت کو کور کرنے کیلئے کی نگرانی کا نظام ہونا چاہیے۔ مناسب مارکنگ، لین مارکنگ، ٹریفک سائن اور ہدایتی نشانات نصب اور برقرار رکھا جائے۔ تمام روڈ سیفٹی اقدامات منظور شدہ تکنیکی معیار کے مطابق ہوں۔ ضلع کے داخلی راستوں کو جدید، عصری ڈیزائن اور چینی شہر کے داخلی راستوں کا حوالہ دیا جائے۔ لائٹنگ کی تنصیبات توانائی کی بچت والی، مضبوط، محفوظ اور آسانی سے برقرار رکھنے والی ہونی چاہئیں۔ فوڈ سٹریٹ میں مناسب انفراسٹرکچر، صفائی، پارکنگ، آمد و رفت اور صفائی کے انتظامات شامل ہوں۔ صوبے بھر میں جاری پراجیکٹ کی شفافیت اور معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

لاہور

وزیر بلدیات پنجاب ذیشان رفیق نے کہا ہے کہ پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت صوبے کے 51 شہروں میں 18 ملین گیلن مجموعی گنجائش کے 105 واٹر ٹینکس تعمیر کیے جا رہے ہیں، جن میں سے 92 انڈر گراؤنڈ ٹینکس مکمل ہو چکے ہیں۔ سول سیکرٹریٹ میں منعقدہ جائزہ اجلاس کے دوران پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سپیشل سیکرٹری شاہد زمان لک اور ایڈیشنل سیکرٹری مہرین فہیم عباسی شریک ہوئے، جبکہ متعلقہ میونسپل آفیسرز انفراسٹرکچر (MOIs) اور اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹرز (APDs) نے ویڈیو لنک کے ذریعے شرکت کی۔ صوبائی وزیر نے بتایا کہ پی ڈی پی کے تحت 77 کلومیٹر طویل 124 ڈرینز بھی تعمیر کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے 92 ڈرینز مکمل ہو چکی ہیں جبکہ مزید 6 ڈرینز پر تیزی سے کام جاری ہے۔ ذیشان رفیق نے کہا کہ پی ڈی پی کے تحت مجموعی طور پر 81 ڈسپوزل اسٹیشنز کی تعمیر و بحالی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ مختلف شہروں میں 23 ڈسپوزل اسٹیشنز پر کام شروع ہو چکا ہے جبکہ مزید 58 ڈسپوزل اسٹیشنز پر مرحلہ وار کام جلد شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمام ڈسپوزل اسٹیشنز کو سولر انرجی پر منتقل کرنے سے بجلی کے بلوں میں ماہانہ کروڑوں روپے کی بچت ہوگی۔ ڈسپوزل اسٹیشنز شہری علاقوں میں اربن فلڈنگ کی روک تھام میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ صوبائی وزیر نے واٹر ٹینکس اور ڈرینز کی بروقت تعمیر پر متعلقہ ٹیم کو سراہتے ہوئے کہا کہ تمام ترقیاتی منصوبوں کی موثر مانیٹرنگ یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے MOIs اور APDs کو تعمیراتی کام کی موثر نگرانی کے لیے ضروری ہدایات بھی جاری کیں۔

پنجاب کے 51 شہروں میں 18 ملین گیلن گنجائش کے 105 واٹر ٹینکس زیر تعمیر

واٹر اینڈ سینی ٹیشن

راول ڈیم میں گندا پانی جانے سے روکنے کے لیے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ٹینڈرز کھول دیے گئے

اسلام آباد

کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) نے راول ڈیم میں بغیر ٹریٹمنٹ سیوریج کے اخراج کو روکنے کے لیے مجوزہ تین سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کے منصوبے کے مالیاتی ٹینڈرز کھول دیے ہیں۔ منصوبے کے تحت کورنگ دریا اور دیگر ندی نالوں میں جانے والے گندے پانی کو ٹریٹ کرنے کے لیے تین سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تعمیر کیے جائیں گے۔ یہ منصوبہ کئی سال قبل تجویز کیا گیا تھا، تاہم ہر سال محدود فنڈز مختص ہونے کے باعث تاحال باضابطہ طور پر شروع نہیں ہو سکا۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق منصوبے کی مجموعی لاگت 07.6 ارب روپے ہے، جبکہ مالی سال 2026-27 کے لیے وفاقی حکومت نے اس مقصد کے لیے 44 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ دستیاب فنڈز کی موجودہ سطح کے باعث منصوبہ رواں مالی سال شروع ہونے کی صورت میں بھی اس کی تکمیل میں خاصا وقت لگنے کا امکان ہے۔ تھمنتخب کریں سی ڈی اے ذرائع کے مطابق ابتدائی طور پر بنی گالا میں ایک ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تعمیر شروع کیے جانے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق منصوبے کی لاگت کا 64 فیصد وفاقی حکومت جبکہ 36 فیصد پنجاب حکومت فراہم کرے گی۔ ذرائع کے مطابق ایس ٹی پی ون کے لیے کشمیر پری انجینئرڈ کنسٹرکشن اور میٹراکان کے جوائنٹ وینچر نے 9.2 ارب روپے کی کم ترین بولی جمع کرائی ہے۔ متبادل آپشن ٹو کے تحت لنگزی آسٹرل (Astral Lingzhi) نے 834.2 ارب روپے کی کم ترین بولی دی ہے۔ سی ڈی اے کے ایک افسر کے مطابق اتھارٹی آپشن ٹو کی بولیوں کا جائزہ لینے کے بعد حتمی فیصلہ کرے گی۔ دو دیگر جوائنٹ وینچرز، ZKB-Beihang اور Elite OrientEngineering بھی بولی کے عمل میں شامل تھے، تاہم ان کی پیش کردہ قیمتیں زیادہ تھیں۔ ایس ٹی پی ٹو کے لیے KAPEC-Matracon کی بولی 15.2 ارب روپے جبکہ آپشن ٹو کے تحت Astral Lingzhi کی بولی تقریباً 67.1 ارب روپے ہے۔ بنی گالا پلانٹ ترجیحی بنیادوں پر قائم ہوگا ایس ٹی پی تھری کورنگ نالہ پر بنی گالا کے قریب قائم کیا جائے گا اور سی ڈی اے اسے ترجیحی بنیادوں پر شروع کرنا چاہتا ہے۔ اس پلانٹ کے لیے بھی KAPEC-Matracon نے تقریباً 2.3 ارب روپے کی کم ترین بولی جمع کرائی ہے۔ منصوبے کے تحت لوئر شاہدرہ، بری امام اور بنی گالا کے قریب تین سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس قائم کیے جائیں گے تاکہ کیچمنٹ ایریا سے آلودہ پانی راول ڈیم میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔ سیوریج ٹریٹمنٹ کی سہولیات نہ ہونے کے باعث کیچمنٹ ایریا میں قائم غیر منصوبہ بند آبادیوں کا بغیر ٹریٹمنٹ سیوریج مسلسل آبی گزرگاہوں کے ذریعے ذخیرے میں شامل ہو رہا ہے۔ مجوزہ پلانٹس کا مقصد گندے پانی کو ٹریٹ کر کے راول ڈیم کے پانی کو آلودگی سے محفوظ بنانا ہے۔

ڈملوٹی پائپ لائن منصوبہ: ڈیفنس اور کلفٹن کو روزانہ 10 ملین گیلن اضافی پانی ملے گا

کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے شہر میں پانی کی فراہمی بہتر بنانے کے لیے اہم اقدام کرتے ہوئے ڈملوٹی پائپ لائن منصوبے پر کام آگے بڑھا دیا ہے۔ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن اور فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) کے درمیان ڈملوٹی پائپ لائن کی تعمیر کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ منصوبے کے تحت ڈملوٹی سے کراچی کو اضافی پانی فراہم کرنے کے لیے نئی پائپ لائن تعمیر کی جائے گی۔ میئر کراچی کے مطابق منصوبہ مکمل ہونے کے بعد ڈملوٹی سے ڈیفنس اور کلفٹن کے علاقوں کو روزانہ 10 ملین گیلن اضافی پانی فراہم کیا جائے گا، جس سے ان علاقوں میں پانی کی قلت کم کرنے میں مدد ملے گی۔ مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ ڈملوٹی پائپ لائن منصوبے کی تعمیر آئندہ ہفتے شروع کی جائے گی جبکہ اسے 12 ماہ میں مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ منصوبے پر تقریباً 14 ارب روپے لاگت آئے گی۔ میئر کراچی نے کہا کہ یومیہ 10 ملین گیلن اضافی پانی کی فراہمی شہر میں پانی کی قلت پر قابو پانے کی جانب اہم پیش رفت ہے۔ ان کے مطابق یہ منصوبہ حکومت سندھ اور واٹر کارپوریشن کی مشترکہ کاوش ہے اور حکومت سندھ کے تعاون سے کراچی میں پانی کی فراہمی کے نظام کو مزید بہتر اور مستحکم بنایا جا رہا ہے۔ تھمنتخب کریں مرتضیٰ وہاب نے ڈملوٹی پائپ لائن منصوبے کے لیے حکومت سندھ کے تعاون پر اظہار تشکر بھی کیا۔ معاہدے کی تقریب میں ایف ڈبلیو او ہیڈ بریگیڈیئر عدنان اختر علی، اسٹیشن کمانڈر بریگیڈیئر عمران اصغر، ایڈمنسٹریٹو ڈی ایچ اے بریگیڈیئر امیر نواز خان، سیکریٹری بلدیات ڈاکٹر وسیم شمشاد سمیت دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ تقریب میں رکن قومی اسمبلی مرزا اختیار بیگ، پیپلز پارٹی کے رہنما سید نجمی عالم، ترجمان میئر کراچی کرم اللہ وقاصی، سی ای او واٹر کارپوریشن احمد علی صدیقی اور سی او او انجینئر اسد اللہ خان بھی موجود تھے۔ سیکریٹری بورڈ عبدالرقیب، پی ڈی ڈملوٹی محمد زاہد سمیت واٹر کارپوریشن اور دیگر متعلقہ اداروں کے اعلیٰ حکام نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ

ڈپٹی کمشنرز کو ستھرا پنجاب ایجنسیوں کا عبوری سربراہ مقرر کر دیا گیا۔

لاہور

پنجاب حکومت نے تمام ڈپٹی کمشنرز (ڈی سیز) کو اپنے اپنے اضلاع میں قائم کی جانے والی نئی ستھرا پنجاب ایجنسیوں کا عبوری چیئرپرسن مقرر کر دیا ہے۔ اٹلسمقشے دیکھیں پیر کو جاری کیے گئے ایک نوٹیفکیشن کے مطابق یہ تقرری ستھرا پنجاب اتھارٹی ایکٹ 2026 کی دفعہ 11(2) کے تحت کی گئی ہے۔ تقرریاں وزیر بلدیات و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، جو اتھارٹی کے وائس چیئرپرسن بھی ہیں، کی ہدایت پر عمل میں لائی گئی ہیں۔ نوٹیفکیشن کے مطابق تمام ڈپٹی کمشنرز کو اپنے متعلقہ اضلاع کی ستھرا پنجاب ایجنسیوں کا چیئرپرسن مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقرریاں عارضی نوعیت کی ہیں اور اس وقت تک مؤثر رہیں گی جب تک وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے مستقل چیئرپرسنز نامزد نہیں کر دیے جاتے یا اس حوالے سے مزید احکامات جاری نہیں ہوتے۔ عبوری چیئرپرسنز کی حیثیت سے ڈپٹی کمشنرز ایجنسیوں کے اجلاس طلب کرنے اور ان کی صدارت کرنے کے علاوہ اداروں کے قانونی، انتظامی اور عملی امور کی انجام دہی میں معاونت کریں گے۔ حکومت کے اس اقدام کا مقصد نئی قائم کردہ ستھرا پنجاب ایجنسیوں کے انتظامی اور آپریشنل امور کو مستقل سربراہان کی تعیناتی تک فعال رکھنا ہے۔

برطانیہ میں ساحل پر کچرا پھینکنے پر جرمانہ 500 پاؤنڈ تک بڑھانے کی تجویز

نارفولک

برطانیہ کے مشہور نارتھ نارفولک ساحل پر کچرا پھینکنے والوں کے لیے جرمانہ 500 پاؤنڈ، یعنی تقریباً ایک لاکھ 90 ہزار پاکستانی روپے، تک بڑھانے کی تجویز دی گئی ہے۔ اٹلسمقشے دیکھیں برطانوی ذرائع ابلاغ کے مطابق نارتھ نارفولک ڈسٹرکٹ کونسل کی جانب سے جاری کیے جانے والے مقررہ جرمانے کے نوٹسز (Penalty Fixed Notices) کے لیے اس وقت زیادہ سے زیادہ جرمانہ 80 پاؤنڈ مقرر ہے، تاہم مقامی اتھارٹی کی جانب سے اسے مستقبل قریب میں 500 پاؤنڈ تک بڑھائے جانے کی توقع ہے۔ اسی طرح فلائی ٹپنگ یعنی غیر قانونی طور پر کچرا پھینکنے پر موجودہ زیادہ سے زیادہ جرمانہ 300 پاؤنڈ سے بڑھا کر ایک ہزار پاؤنڈ تک کیے جانے کی تجویز ہے۔ کچرے سے متعلق خدمات کی نگرانی کرنے والی کونسل کی کابینہ کی ایک رکن نے کہا کہ کمیونٹیز میں کچرے کے مسئلے پر مایوسی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بھاری جرمانے لوگوں کو کچرا پھینکنے یا فلائی ٹپنگ جیسے جرائم کا ارتکاب کرنے سے پہلے دو بار سوچنے پر مجبور کریں گے۔ نارتھ نارفولک میں کرومر، شیرنگھم اور ویسٹ رنٹن سمیت تقریباً 45 میل طویل خوبصورت ساحلی پٹی موجود ہے، جو ملک بھر سے آنے والے سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ نارتھ نارفولک ڈسٹرکٹ کونسل کے ترجمان کے مطابق قانونی حد تک مقررہ جرمانے کے نوٹسز میں اضافہ کچرا پھینکنے اور فلائی ٹپنگ کے خلاف ایک مضبوط پیغام دے گا اور نارتھ نارفولک میں ماحولیاتی فضلے سے متعلق جرائم کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوگا۔ ترجمان نے کہا کہ مجوزہ اضافہ متناسب ہے اور کچرے سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی وسیع تر مہم میں اہم کردار ادا کرے گا۔

چترال

موسمیاتی تبدیلی سے چترال کی مقامی شہد کی مکھی کو خطرہ

موسمیاتی تبدیلی چترال میں پائی جانے والی مقامی شہد کی مکھی ایپس سیرانا کے لیے سنگین خطرہ بنتی جارہی ہے جس سے پہاڑی زراعت، حیاتیاتی تنوع اور ضلع کے سیکڑوں دیہی گھرانوں کا روزگار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ انکشاف خیبر پختونخوا محکمہ جنگلات کے تحت شہد کی مکھیوں کی آبادی اور ان کے لیے دستیاب نباتاتی وسائل کے حالیہ فیلڈ سروے میں سامنے آیا ہے۔ سروے میں مقامی شہد کی مکھی کی ماحولیاتی اور دیہی معیشت کے لیے اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ سروے کے مطابق چترال میں ایپس سیرانا کی تقریباً 5005 کالونیاں موجود ہیں، جن میں 8002 زیرِ انتظام چھتے جبکہ تقریباً 7002 جنگلی کالونیاں شامل ہیں۔ اس تعداد کے باعث چترال صوبے میں مقامی شہد کی مکھی کے اہم ترین مسکنوں میں شمار ہوتا ہے۔ سروے رپورٹ کے مطابق کالونیوں کی سب سے زیادہ تعداد کالاش وادیوں، بمبوریت، رمبور اور بیریر کے علاوہ اندہ، یارخون، ریشن اور بالائی چترال کی وادیوں میں ریکارڈ کی گئی، جہاں روایتی شہد کی مکھی پالنا اب بھی گھریلو سرگرمی کا اہم حصہ ہے۔ ماہرین کے مطابق مقامی شہد کی مکھیاں پہاڑی وادیوں میں پیدا ہونے والے سیب، خوبانی، چیری، بادام اور سبزیوں کی فصلوں کی بارآوری میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ جنگلی پودوں کی افزائش میں بھی معاونت کرتی ہیں، جو پرندوں، جنگلی حیات اور نازک پہاڑی ماحولیاتی نظام کے لیے ضروری ہیں۔ محکمہ نان ٹمبر فاریسٹ پروڈکٹس (NTFP) چترال کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اعجاز احمد نے کہا کہ زیرِ انتظام اور جنگلی کالونیوں کی آبادی سے متعلق اعداد و شمار کی کمی تحفظ کی منصوبہ بندی میں ایک بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے یہ معلوم نہیں تھا کہ موسمیاتی تبدیلی اور انسانی سرگرمیوں کے دباؤ کے باعث ہر سال کتنے چھتے خالی ہو جاتے ہیں، تاہم GIS میپنگ اور کالونیوں کی انوینٹری کے ذریعے اب اہم شہد کی مکھیوں کے مسکنوں کی نشاندہی اور مؤثر حفاظتی اقدامات کی منصوبہ بندی ممکن ہو گئی ہے۔ سروے کے مطابق موسم کے بدلتے ہوئے رجحانات، پھول کھلنے کے اوقات میں تبدیلی اور مسکنوں کی تباہی کالونیوں کی بقا کو تیزی سے متاثر کر رہی ہے۔ مقامی شہد کی مکھی پالنے والوں نے بھی کئی علاقوں میں کالونیوں کی تعداد میں کمی کی تصدیق کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر موزوں مسکنوں کا تحفظ نہ کیا گیا تو صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ بیریر وادی کے روایتی شہد پالنے والے ولی خان نے بتایا کہ چند برس قبل ان کے پاس 62 کالونیاں تھیں، جو اب کم ہو کر صرف 23 رہ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر گزرتے سال صحت مند کالونیوں کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے کیونکہ پھولوں کے موسم میں تبدیلی اور موسم کی غیر یقینی صورتحال نے شہد کی مکھیوں کی افزائش کو متاثر کیا ہے۔ دور دراز پہاڑی علاقوں میں بہت سے خاندانوں کے لیے شہد کی مکھی پالنا آمدنی کے قابلِ اعتماد ذرائع میں شامل ہے۔ رندوگول کے شہد پالنے والے جان محمد نے بتایا کہ ایپس سیرانا ان کے گاؤں کے لوگوں کے روزگار میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان کے مطابق وہ ہر سال تقریباً 500 کلوگرام مقامی شہد چترال کی مارکیٹ میں تقریباً 5007 روپے فی کلوگرام کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ اس آمدنی سے ان کے خاندان کے اخراجات، خصوصاً بچوں کی تعلیم اور گھریلو ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ تاہم بعض شہد پالنے والوں کے لیے کالونیوں کا نقصان روزگار سے محرومی کا باعث بھی بنتا ہے۔ رندو وادی سے تعلق رکھنے والے گل بدین نے بتایا کہ ان کے زیادہ تر چھتے اچانک ختم ہو گئے یا مکھیاں ہجرت کر گئیں، جس کے بعد انہیں شہد کا کاروبار چھوڑ کر روزگار کی تلاش میں چترال شہر منتقل ہونا پڑا۔ مقامی شہد کی بڑھتی ہوئی طلب بھی اس شعبے کی معاشی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ شہد کے پروڈیوسرز اور کمیونٹی کاروباری اداروں کے مطابق صارفین ایپس سیرانا سے حاصل ہونے والے مقامی شہد کو اس کے منفرد ذائقے اور مبینہ طبی خصوصیات کے باعث زیادہ پسند کر رہے ہیں۔ چترال میں محکمہ NTFP کے تحت قائم کمیونٹی بیسڈ NTFP انٹرپرائز کی جنرل سیکرٹری شاہی گل نے بتایا کہ مقامی شہد کی طلب مضبوط ہے۔ ان کے مطابق صرف گزشتہ چار ماہ کے دوران، بمبوریت میں ان کے کمیونٹی انٹرپرائز اسٹور سے تقریباً 520 کلوگرام شہد فروخت ہوا، جبکہ ملک کے مختلف حصوں سے آن لائن آرڈرز بھی موصول ہو رہے ہیں۔ مقامی شہد پالنے والوں کا کہنا ہے کہ ایپس سیرانا کی اہمیت صرف معاشی نہیں بلکہ ثقافتی بھی ہے۔ ہندوکش بی کیپرز سوسائٹی کے شاہزاد خان کے مطابق چترال میں روایتی طور پر شہد کی مکھی پالنے کا سلسلہ کئی نسلوں سے جاری ہے اور یہ مقامی ثقافت، ورثے اور شناخت کا حصہ بن چکا ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت نے مقامی شہد کی مکھیوں کی ماحولیاتی اور معاشی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ جنگلات کے ڈائریکٹوریٹ NTFP کے ذریعے خیبر پختونخوا میں مقامی شہد کی مکھیوں کا تحفظ اور ویلیو چین ڈویلپمنٹ" کے عنوان سے منصوبہ شروع کر رکھا ہے۔ مجوزہ منصوبے میں شہد کی مکھیوں کی کالونیوں کا سروے، GIS میپنگ، نباتاتی وسائل کا جائزہ، پھولوں کے موسمی کیلنڈر کی تیاری، شہد پالنے والوں کی تربیت، مسکنوں کی بحالی اور ویلیو چین کی معاونت شامل ہے۔ سروے کے مطابق چترال میں مقامی ایپس سیرانا شہد کی سالانہ پیداوار کا تخمینہ 6.1 ٹن ہے، جس سے سیکڑوں دیہی گھرانوں کو براہِ راست اور بالواسطہ آمدنی کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ محکمہ جنگلات کے حکام کے مطابق اب تحفظ کی کوششوں کو صرف دستاویزات اور سروے تک محدود رکھنے کے بجائے شہد کی مکھیوں کے مسکنوں کے عملی تحفظ کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر NTFP اعجاز احمد نے بتایا کہ مقامی شہد کی مکھی نہ صرف شہد فراہم کرتی ہے بلکہ پولینیشن کے ذریعے اہم ماحولیاتی خدمات بھی انجام دیتی ہے۔ منصوبے کے تحت چترال میں مقامی شہد کی مکھیوں اور ان کے مسکنوں کے تحفظ کے لیے بی ریزرو (ReserveBee) قائم کرنے کی تجویز بھی زیرِ غور ہے۔ ان کے مطابق مجوزہ ریزرو ایپس سیرانا اور دیگر پہاڑی پولینیٹرز کے لیے محفوظ مسکن فراہم کرے گا، جبکہ حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، ماحولیاتی تعلیم اور ایکو ٹورزم کے مواقع بھی پیدا کرے گا۔ ماحولیاتی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ پولینیٹرز کی آبادی میں کمی پہاڑی علاقوں میں غذائی تحفظ اور حیاتیاتی تنوع کے لیے سنگین نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔ چترال میں جہاں زراعت، جنگلات اور دیہی معیشت ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، وہاں مقامی شہد کی مکھی کا مستقبل وسیع تر ماحولیاتی نظام کی صحت سے بھی جڑا ہوا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیشِ نظر ایپس سیرانا کا تحفظ محض ایک مکھی کو بچانے کا معاملہ نہیں بلکہ پہاڑی روزگار، ثقافتی ورثے اور آنے والی نسلوں کے قدرتی وسائل کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔

اسلام آباد

سینیٹ کمیٹی کا منجمد جھیلوں کے پگھلنے کے خطرے سے نمٹنے کے لیے مربوط اقدامات پر زور

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی نے گلیشیئر جھیلوں کے اچانک پھٹنے (GLOF) کے بڑھتے ہوئے خطرے سے نمٹنے کے لیے مربوط اور مقررہ مدت کے اندر اقدامات کرنے پر زور دیتے ہوئے قابلِ اعتماد گلیشیئر ڈیٹا، مؤثر ابتدائی وارننگ سسٹمز اور متعلقہ اداروں کے درمیان بہتر رابطے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کمیٹی کی چیئرپرسن سینیٹر شیری رحمان نے کہا کہ پاکستان میں 03213 گلیشیئرز اور 0003 سے زائد گلیشیئر جھیلیں موجود ہیں، جن میں سے 33 جھیلوں کو خطرناک قرار دیا گیا ہے اور ان کے اچانک پھٹنے کا خدشہ ہے۔ ٹلسفقشے دیکھیں انہوں نے بتایا کہ ملک میں ماضی میں گلیشیئر جھیلوں کے پھٹنے کے تقریباً 131 واقعات ریکارڈ کیے جا چکے ہیں، جبکہ کسی بڑے GLOF واقعے کی صورت میں گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا میں تقریباً 71 لاکھ افراد خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ شیری رحمان نے کہا کہ پاکستان کو مختلف پہاڑی سلسلوں کے الگ الگ جائزوں پر انحصار کرنے کے بجائے تمام گلیشیئرز اور گلیشیئر جھیلوں کی جامع نگرانی کا نظام قائم کرنا ہوگا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ملک میں گلیشیئرز کے پگھلنے اور سکڑنے کی موجودہ رفتار کے بارے میں تازہ ترین اور درست اعداد و شمار کہاں ہیں۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ سپارکو اور خیبر پختونخوا حکومت کی مشترکہ تحقیق کے مطابق صوبے میں 24 گلیشیئر جھیلوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں سے پانچ کو انتہائی خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق ان علاقوں میں حفاظتی پشتے اور خودکار نگرانی کے نظام نصب کیے گئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ موسمیاتی واقعات کے باعث 2026 کے دوران 535 مکانات اور 31 پل متاثر ہوئے ہیں۔ کمیٹی کو UNDP کے تعاون سے 2011 سے 2024 تک جاری رہنے والے GLOF-I اور GLOF-II منصوبوں کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ شیری رحمان نے کہا کہ ان منصوبوں کا جغرافیائی دائرہ بھی محدود ہے اور سپارکو، این ڈی ایم اے، محکمہ موسمیات اور صوبائی اداروں کے درمیان مزید مؤثر رابطے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ GLOF کا معاملہ صرف قدرتی آفات سے نمٹنے تک محدود نہیں بلکہ یہ موسمیاتی فنانسنگ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ دونوں سے متعلق ہے، اس لیے اس کے لیے مربوط حکمت عملی ضروری ہے۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ 2017 سے اب تک 34 ابتدائی وارننگ سسٹمز فراہم کیے جا چکے ہیں، جبکہ مزید 284 گیا۔ شیری رحمان نے گزشتہ 15 برس کے دوران لکڑی سے متعلق سرگرمیوں اور جنگلات کے نقصان کا آڈٹ کرانے پر زور دیا۔ حکام نے بتایا کہ گرین پاکستان پروگرام کے جنگلات سے متعلق حصے نے 2019 سے 2025 کے دوران اپنے مجموعی ہدف کا 54 فیصد حاصل کیا۔ قائمہ کمیٹی نے اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری (پلاسٹک بک کورز پر پابندی) ایکٹ 2026 پر عملدرآمد کا بھی جائزہ لیا۔ شیری رحمان نے قانون نافذ ہونے کے باوجود پلاسٹک کے کتابی کورز کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ پارلیمان سے قانون منظور ہونے کے بعد اس پر عملدرآمد اور قانون کی پابندی یقینی بنانا ضروری ہے۔ فیشنلکلیکشن دیکھیں کمیٹی نے پلاسٹک بک کورز سے متعلق قانون پر مؤثر عملدرآمد، پلاسٹک کے فضلے اور اس کے باعث نالوں کی بندش اور شہری آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اداروں کے درمیان بہتر رابطے پر زور دیا۔ اجلاس میں سینیٹرز سید وقار مہدی، سرمد علی، خالدہ اطیب اور بشریٰ انجم بٹ نے شرکت کی۔

لاہور

پنجاب محکمہ ماحولیات اور یونیورسٹی آف لاہور میں ماحولیاتی تعاون کے لئے مفاہمتی یادداشت پر دستخط

لاہور میں میاواکی جنگل کا افتتاح، فضائی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے مشترکہ اقدامات پر اتفاق

محکمہ تحفظ ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی پنجاب اور یونیورسٹی آف لاہور کے درمیان ماحول کے تحفظ، موسمیاتی اقدامات، پائیداری، تحقیق اور عملی منصوبوں کے فروغ کے لیے اسٹریٹجک تعاون کے فریم ورک پر دستخط ہو گئے۔ یونیورسٹی آف لاہور میں منعقدہ تقریب کے دوران شہری شجرکاری، حیاتیاتی تنوع اور موسمیاتی لچک کو فروغ دینے کے مقصد سے میاواکی جنگل کا بھی افتتاح کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب کی سیکریٹری ماحولیات سلوٹ سعید نے کہا کہ محکمہ ماحولیات یونیورسٹی کے ساتھ مل کر ٹیکنالوجی پر مبنی ماحولیاتی تعلیم اور عملی تربیت کو فروغ دے گا، جبکہ فضائی معیار کے انتظام کے لیے علمی اور تکنیکی تعاون بھی حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز، بالخصوص جامعات، ماہرین اور نوجوانوں کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے۔ سلوٹ سعید نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی اب مستقبل کا دور کا خطرہ نہیں بلکہ ہمارے دروازے پر موجود حقیقت ہے۔ حالیہ ہیٹ ویوز، پانی کی قلت اور آنے والے اسموگ سیزن نے پنجاب کو درپیش ماحولیاتی چیلنجز کی سنگینی واضح کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی مسائل صحت عامہ، معیشت، پیداواری صلاحیت اور معیار زندگی کو متاثر کر رہے ہیں، اس لیے ماحولیاتی تحقیق کو عملی اقدامات اور قابلِ پیمائش اہداف میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ سیکریٹری ماحولیات نے جامعات اور ماہرین کے تعاون سے کلائمیٹ لیبارٹریز قائم کرنے کی تجویز بھی دی، جن کے ذریعے لاہور میں فضائی آلودگی کے ہاٹ اسپاٹس کی نشاندہی اور سائنسی بنیادوں پر ان کے حل تلاش کیے جا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں ماحولیاتی انجینئرز، کلائمیٹ فنانس کے ماہرین اور ماحولیاتی قانون کے ماہرین کی طلب میں اضافہ ہوگا، جس کے باعث تعلیمی اداروں اور سرکاری محکموں کے درمیان تعاون مزید اہمیت اختیار کر جائے گا۔ فیشنلکلیکشن دیکھیں یونیورسٹی آف لاہور کے بورڈ آف گورنرز کی رکن امارا اویس نے محکمہ ماحولیات کی جانب سے طلبہ اور فیکلٹی کو محکمہ کے دفاتر کے دوروں کی سہولت فراہم کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے شرکاء نے تحقیق، تعلیم، فضائی معیار کی نگرانی اور ماحول کے تحفظ سے متعلق عملی اقدامات میں تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔

صحت

پشاور چلڈرن اسپتال کو فعال کرنے کے لیے سالانہ 9.2 ارب روپے کے فنڈز طلب

300 بستروں پر مشتمل بچوں کا پہلا مخصوص اسپتال 14 سال بعد بھی فعال نہ ہو سکا، عمارت کی حوالگی میں تاخیر

پشاور

خیبر پختونخوا کے پہلے مخصوص 300 بستروں پر مشتمل پشاور چلڈرن اسپتال کو فعال کرنے میں تاخیر کا سامنا ہے، جبکہ محکمہ صحت نے اسپتال کے لیے رواں سال 9.2 ارب روپے سالانہ آپریشنل فنڈز اور بجلی کے جنریٹرز کی خریداری کے لیے ایک مرتبہ 50 کروڑ روپے طلب کیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اسپتال کی عمارت ابھی تک محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے متعلقہ حکام کے حوالے نہیں کی گئی، جس کے باعث اسپتال کا افتتاح اور عملی طور پر خدمات کا آغاز مسلسل تاخیر کا شکار ہے۔ وفاقی حکومت نے خیبر انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ (KICH) اور اس سے منسلک چلڈرن اسپتال کا منصوبہ تقریباً 14 سال قبل شروع کیا تھا۔ منصوبے کے مطابق اسپتال کو تین سال میں فعال ہونا تھا، تاہم طویل عرصہ گزرنے کے باوجود یہ طبی سہولت مکمل طور پر فعال نہیں ہو سکی۔ پاکستان پیڈیاٹرکس ایسوسی ایشن (PPA) کے ایک سینئر رکن کے مطابق اسپتال کے یکم ستمبر سے شروع ہونے کی توقع تھی، تاہم عمارت سمیت بعض ضروری کام ابھی مکمل ہونا باقی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر محکمہ مواصلات و تعمیرات عمارت متعلقہ حکام کے حوالے کر دے اور آپریشنل فنڈز جاری ہو جائیں تو اسپتال کو تقریباً ایک ماہ میں فعال کیا جا سکتا ہے۔ ٹلسمقشے دیکھیں انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے علاوہ دیگر صوبوں میں بچوں کے لیے ایک سے زیادہ مخصوص اسپتال موجود ہیں، اس لیے صوبے میں اس سہولت کی ضرورت طویل عرصے سے محسوس کی جا رہی ہے۔ محکمہ صحت کے ذرائع کے مطابق اسپتال کے لیے رواں مالی سال 9.2 ارب روپے سالانہ آپریشنل بجٹ طلب کیا گیا ہے، جبکہ بجلی کی بلا تعطل فراہمی یقینی بنانے کے لیے پاور جنریٹرز کی خریداری کی خاطر 50 کروڑ روپے ایک مرتبہ کے اخراجات کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اسپتال کے لیے بجلی کی مسلسل فراہمی محض ضرورت نہیں بلکہ لازمی ہے کیونکہ بچوں کے علاج کے لیے انتہائی حساس طبی آلات اور دیگر سہولیات کو بلا تعطل بجلی درکار ہوگی۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ آٹھ ماہ سے متعلقہ حکام کو عمارت کی حوالگی کے لیے ایک ماہ کی مدت بتائی جاتی رہی، تاہم یہ مدت مسلسل آگے بڑھتی رہی اور اسپتال کا آغاز تعطل کا شکار ہے۔ حکام کے مطابق محکمہ مواصلات و تعمیرات کو پی سی ون کے تحت مطلوبہ فنڈز موصول ہو چکے ہیں، تاہم تعمیراتی اور دیگر کام تاحال مکمل نہیں ہوئے۔ ذرائع کے مطابق اسپتال کے آپریشنل اخراجات کے لیے تقریباً 4 ارب روپے کی سمری بھی منظوری کے مراحل میں ہے۔

پشاور چلڈرن اسپتال کو پاکستان پیڈیاٹرکس ایسوسی ایشن کے مطالبے پر میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن (MTI) کا درجہ دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس حیثیت کا مقصد اسپتال کے انتظامی اور مالی فیصلوں میں خودمختاری پیدا کرنا اور بیوروکریٹک رکاوٹوں کو کم کرنا تھا۔ ٹلسمقشے دیکھیں تاہم حکام کا کہنا ہے کہ یہ ایک نیا اسپتال ہے اور اسے ابتدائی مرحلے میں حکومت کی جانب سے خصوصی مالی معاونت درکار ہوگی۔ اسے پہلے سے قائم اور فعال اسپتالوں کی طرح نہیں چلایا جا سکتا جو MTI کا درجہ حاصل کرنے کے بعد اپنے بورڈ آف گورنرز کے ذریعے معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اسپتال کا اپنا بورڈ آف گورنرز موجود ہے جس میں تجربہ کار افراد شامل ہیں، تاہم ابتدائی مرحلے میں مالی وسائل کے لیے اسے حکومت کی جانب دیکھنا پڑ رہا ہے۔ حکام کے مطابق KICH اور چلڈرن اسپتال خیبر پختونخوا کے بچوں کے لیے صحت کی سہولیات کا ایک مرکزی ادارہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسپتال میں ماہر اطفال، نرسیں اور پیرامیڈیکس تیار کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے امراض کے شعبے میں موجود طبی عملے کی تربیت بھی کی جائے گی۔ اس سہولت کے فعال ہونے سے ڈاکٹروں کے لیے مختلف ذیلی شعبوں میں پوسٹ گریجویٹ تربیت کے مواقع بھی پیدا ہوں گے، جس کے لیے اس وقت مالی استطاعت رکھنے والے ڈاکٹر دیگر صوبوں کا رخ کرتے ہیں۔ حکام کے مطابق وقت کے ساتھ یہ ادارہ نہ صرف خیبر پختونخوا بلکہ دیگر صوبوں کے طبی ماہرین اور صحت کے شعبے سے وابستہ افراد کے لیے بھی مرکزِ امتیاز بن سکتا ہے۔

سندھ فرانزک سائنس لیبارٹری دسمبر 2026 تک فعال ہونے کا امکان

ڈی این اے، فنگر پرنٹس، زہریلے مادوں، بیلسٹکس اور ڈیجیٹل فرانزک کی سہولیات فراہم ہوں گی

کراچی

سندھ میں جدید فرانزک سائنس لیبارٹری کے قیام اور سندھ کریمنل پراسیکیوشن سروس کی ڈیجیٹلائزیشن و آٹومیشن پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ لیبارٹری کی عمارت کی تعمیر آخری مراحل میں ہے اور اسے دسمبر 2026 تک مکمل طور پر فعال کرنے کی توقع ہے۔ ٹلسمقشے دیکھیں سندھ اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی چیئرپرسن فریال تالپور کی زیر صدارت سندھ اسمبلی بلڈنگ میں ہونے والے اجلاس میں صوبائی وزیر داخلہ و قانون ضیاء الحسن لنجار، آئی ٹی کے مشیر علی راشد، اراکین سندھ اسمبلی سہیل انور سیال اور قاسم سراج سومرو، پراسیکیوٹر جنرل سندھ بیرسٹر سید غلام شبیر شاہ، ایڈیشنل چیف سیکریٹری داخلہ محمد اقبال میمن، سیکریٹری صحت، ایڈیشنل آئی جی کراچی، اعلیٰ سرکاری حکام اور فرانزک و تکنیکی ماہرین نے شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مجوزہ فرانزک لیبارٹری میں ڈی این اے اور حیاتیاتی شواہد کا تجزیہ، فنگر پرنٹ تجزیہ، ٹاکسیکولوجی اور منشیات کی جانچ، آتشیں اسلحہ اور بیلسٹکس، جائے وقوعہ سے شواہد کا تجزیہ، شواہد کی برآمدگی و محفوظ رکھنا، اور ڈیجیٹل و کمپیوٹر فرانزک سمیت مختلف خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اجلاس میں لیبارٹری کے انفراسٹرکچر، تنظیمی و انتظامی ڈھانچے، سائنسی شعبہ جات، جدید آلات، ماہر افرادی قوت کی بھرتی، خصوصی تربیت، معیار کی یقین دہانی اور بین الاقوامی ایکریڈیٹیشن سے متعلق امور پر تفصیلی غور کیا گیا۔ بین الاقوامی ماہرین نے کثیر الجہتی فرانزک لیبارٹریز کے قیام اور آپریشن سے متعلق عالمی طریقہ کار پر بریفنگ دی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں، پراسیکیوشن سروسز اور عدالتی اداروں کے لیے قابلِ عمل بین الاقوامی

ماڈلز پر تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں لیبارٹری کے قیام کے لیے مرحلہ وار روڈ میپ بھی زیرِ غور آیا، جس میں منصوبہ بندی، تنظیمی و ورک فلو ڈیزائن، آلات کی خریداری و تنصیب، ماہر عملے کی بھرتی و تربیت، سائنسی طریقہ کار کی توثیق، کوالٹی مینجمنٹ سسٹم اور بین الاقوامی ایکریڈیٹیشن شامل ہیں۔ ایڈیشنل چیف سیکریٹری داخلہ نے بتایا کہ لیبارٹری کی عمارت کا کام آخری مراحل میں ہے اور اسے دسمبر تک مکمل طور پر فعال بنانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ فریال تالپور نے کہا کہ اس منصوبے کو محض ایک لیبارٹری کی تعمیر کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ ایک ایسے قابلِ اعتماد سائنسی ادارے کے قیام کے طور پر دیکھنا چاہیے جو پولیس، پراسیکیوٹرز اور عدالتوں کو بروقت، قابلِ اعتماد اور سائنسی بنیادوں پر قابلِ تصدیق شواہد فراہم کر سکے۔ انہوں نے محکمہ داخلہ، پولیس، پراسیکیوشن، محکمہ صحت اور دیگر متعلقہ اداروں کو قریبی رابطے کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی تاکہ انفراسٹرکچر، ٹیکنالوجی، انسانی وسائل، تربیت اور آپریشنل طریقہ کار بیک وقت تیار کیے جا سکیں۔

پنجاب: 300 رورل ہیلتھ سنٹرز کو مکمل ہسپتالوں میں بدلنے کا فیصلہ

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیر صدارت ویڈیو لنک اجلاس میں کہا گیا کہ کلینک آن ویل پراجیکٹ کے تحت مختصر مدت میں صرف 911 کلینک آن ویل میں 3 کروڑ مریض مستفید ہوئے۔ کلینک آن ویل کیلئے ڈیجیٹل میڈیکل باکس متعارف کرانے کا فیصلہ، ڈیجیٹل میڈیکل باکس میں الٹرا ساؤنڈ، بلڈ شوگر، سی بی سی اور ای سی جی کی جا سکے گی۔ ناقص کارکردگی اور فرائض سے غفلت پر 4 ہسپتالوں کے MS تبدیل کر دئے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بہترین کام کرنے پر "ہسپتال آف دی منتھ" کا اعزاز ملے گا۔ اجلاس میں پنجاب میں 300 مریم نواز ہاسپٹل (رورل ہیلتھ سنٹر) کو مکمل ہسپتالوں میں بدلنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ڈیجیٹل میڈیکل باکس سے کیمرہ منسلک کر کے ٹیلی کانفرنس بھی ہو سکے گی۔ اسی طرح موبائل سے لنک ہونیوالی سمارٹ الٹرا ساؤنڈ ڈیوائس بھی متعارف کرائی جائے گی۔ مریم نواز نے کہا کہ صوبہ بھر میں بہترین کام کرنے پر "ہسپتال آف دی منتھ" کا اعزاز ملے گا۔ دیہات کے مریم نواز ہسپتالوں میں 87 لاکھ 42 ہزار اور او پی ڈی میں 52 لاکھ 51 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج، میجر سرجری کے 50348 کامیاب آپریشن اور 2 لاکھ 87 ہزار سے زائد نارمل سرجری کی گئی، ہسپتالوں میں 32 ہزار 944 نارمل ڈلیوری ہوئی، 15 لاکھ 83 ہزار سے زائد مریضوں کے پتھالوجی ٹیسٹ کیے جبکہ 6 لاکھ 18 ہزار سے زائد مریضوں کے الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی سمیت دیگر ریڈیالوجی ٹیسٹ کئے گئے۔ وزیراعلیٰ کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ پنجاب میں 40 ہزار سے زائد ڈاکٹرز اور الائیڈ ہیلتھ سٹاف کی بھرتی کی جا چکی ہے۔

وزیراعلیٰ سندھ مراد علی شاہ کی زیر صدارت انسداد پولیو ٹاسک فورس کا اجلاس

کراچی

وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں پولیو کے خاتمے کی کوششوں کے نتیجے میں 2026 میں اب تک پولیو کا صرف ایک کیس رپورٹ ہوا ہے، جبکہ ماحولیاتی نگرانی کے ذریعے وائرس کی گردش بھی چند ہائی رسک علاقوں تک محدود ہوتی جا رہی ہے۔ وزیراعلیٰ کی زیر صدارت صوبائی ٹاسک فورس برائے انسداد پولیو کے اجلاس میں بتایا گیا کہ سندھ میں پولیو کیسز کی تعداد 2024 میں 23 سے کم ہو کر 2025 میں 9 اور 2026 میں اب تک ایک رہ گئی ہے۔ رواں سال واحد کیس 10 فروری کو سجاول سے رپورٹ ہوا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ مثبت ماحولیاتی نمونوں والے مقامات کی تعداد مارچ 2025 میں 29 کی بلند ترین سطح سے کم ہو کر اگست 2026 میں 5 رہ گئی۔ کراچی سے باہر نگرانی کے تمام 14 مقامات منفی ہیں، جبکہ کراچی کے 15 میں سے 6 مقامات اب بھی مثبت ہیں۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ پیش رفت حوصلہ افزا ہے تاہم پولیو کا ایک کیس بھی قابل قبول نہیں، اس لیے ویکسین سے محروم بچوں، ویکسین سے انکار کرنے والے والدین اور انتظامی خامیوں کے حوالے سے زیرو ٹالرنس اختیار کی جائے۔ انہوں نے کراچی سمیت دیگر ہائی رسک علاقوں میں ویکسینیشن اور نگرانی تیز کرنے، کراچی ایکشن پلان 0.2 پر مکمل عملدرآمد، نقل مکانی کرنے والی آبادیوں کی نگرانی اور معمول کی حفاظتی ویکسینیشن کی کوریج بہتر بنانے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں 21 سے 27 ستمبر تک ہونے والی ذیلی قومی حفاظتی ٹیکہ جات مہم کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ مہم کے دوران سندھ میں پانچ سال سے کم عمر تقریباً ایک کروڑ بچوں کو ویکسین پلائی جائے گی، جبکہ 80 ہزار سے زائد فرنٹ لائن ورکرز حصہ لیں گے۔ سکیورٹی کے لیے 26 ہزار سے زائد پولیس اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔ ٹلسمقشے دیکھیں وزیراعلیٰ نے فرنٹ لائن ورکرز، اساتذہ، کمیونٹی موبلائزرز اور محکمہ صحت کے عملے کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ پولیو کے مکمل خاتمے تک تمام متعلقہ اداروں اور ضلعی انتظامیہ کو اپنی کوششیں جاری رکھنا ہوں گی۔

کراچی

سندھ کی پہلی صنفی مساوات رپورٹ جاری، تعلیم اور روزگار میں نمایاں خلا کی نشاندہی

خواتین کی خواندگی 47 فیصد، دیہی خواتین میں شرح صرف 52.27 فیصد؛ 40 لاکھ سے زائد لڑکیاں اسکول سے باہر

سندھ حکومت نے صوبے میں صنفی مساوات کی صورتحال کا جائزہ لینے والی اپنی پہلی جینڈر پیریٹی رپورٹ جاری کردی ہے، جس میں زچگی کی صحت، خواتین کے روزگار اور سیاسی شرکت سمیت بعض شعبوں میں پیش رفت کے ساتھ ساتھ تعلیم، ملازمت، ڈیجیٹل رسائی، فیصلہ سازی اور اداروں میں خواتین کی نمائندگی کے حوالے سے مستقل صنفی خلا کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ڈیسیملبوساترپورٹ وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کو وزیراعلیٰ ہاؤس میں انسانی حقوق کے معاون خصوصی راجویر سنگھ سودھو نے پیش کی۔ وزیراعلیٰ ہاؤس کی جانب سے جاری بیان کے مطابق یہ سندھ میں صحت، تعلیم، انصاف، طرزِ حکمرانی، معاشی شرکت اور آبادی سمیت مختلف شعبوں میں صنفی عدم مساوات اور پیش رفت کا پہلا جامع صوبائی جائزہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق سندھ میں خواتین کی خواندگی کی شرح 47 فیصد جبکہ مردوں کی 68 فیصد ہے۔ دیہی خواتین میں خواندگی صرف 52.27 فیصد ہے، جبکہ پانچ سے 16 سال کی عمر کی 40 لاکھ 80 ہزار سے زائد لڑکیاں اسکول سے باہر ہیں۔ صحت کے شعبے میں زچگی کی شرح اموات ایک لاکھ زندہ پیدائشوں پر 314 سے کم ہو کر 224 ہوگئی ہے۔ خواتین کی تعداد میں روزگار بھی 24 لاکھ 80 ہزار سے بڑھ کر 33 لاکھ 20 ہزار ہوگئی۔ رپورٹ کے مطابق پولیس میں خواتین کی نمائندگی صرف 34.4 فیصد، پراسیکیوشن میں 3.18 فیصد اور عدلیہ میں 7.13 فیصد ہے، جبکہ 2024 میں صنفی بنیاد پر تشدد کے 0853 کیسز رپورٹ ہوئے۔ خواتین کی سیاسی شرکت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن ایک کروڑ 20 لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے، جبکہ عام انتخابات میں حصہ لینے والی خواتین امیدواروں کی تعداد 2018 میں 23 سے بڑھ کر 2024 میں 53 ہوگئی۔ وزیراعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے رپورٹ کو شواہد پر مبنی پالیسی سازی کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے محکموں کو تعلیم، صحت، معاشی مواقع اور سیاسی و ادارہ جاتی نمائندگی میں خواتین کی رسائی بہتر بنانے کے لیے ہدفی اصلاحات کی ہدایت کی۔ منتخب کریں رپورٹ پیش کرتے ہوئے راجویر سنگھ سودھو نے اسے سندھ کے انسانی حقوق کے فریم ورک میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ ان کے مطابق رپورٹ میں مختلف شعبوں کے صنفی اشاریوں کو ایک جامع تجزیاتی فریم ورک میں یکجا کیا گیا ہے، جس سے پالیسی سازوں کو خلا کی نشاندہی، پیش رفت کی نگرانی اور ہدفی اقدامات مرتب کرنے میں مدد ملے گی۔

لاہور

ڈیجیٹل رسائی کو خواتین کا بااختیار ہونا قرار نہیں دیا جاسکتا: ماہرین

ماہرین نے کہا ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی خواتین کے لیے معلومات، خدمات اور معاشی مواقع تک رسائی میں اضافہ کرسکتی ہے، تاہم محض ڈیجیٹل سہولیات تک رسائی کو خواتین کا بااختیار ہونا قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حقیقی بااختیاری کے لیے وسائل پر اختیار، فیصلہ سازی میں خودمختاری اور عملی کردار بھی ضروری ہے۔ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) میں جاری AAS-in-Asia کانفرنس کے دوسرے روز "ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز اور گلوبل ساؤتھ میں صنفی تحقیق کے علمیات" کے موضوع پر منعقدہ سیشن میں ماہرین نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے خواتین پر مختلف سماجی اور معاشی حالات میں مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا۔ سیشن میں علم بشریات، معاشیات اور کمپیوٹر سائنس سے وابستہ محققین نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ عالمی شمال میں تیار کیے جانے والے بیشتر ٹیکنالوجی ماڈلز اور تحقیقی فریم ورک پاکستان جیسے ممالک میں خواتین کے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال کو متاثر کرنے والے سماجی رویوں، خاندانی ڈھانچے، عدم مساوات اور روزمرہ زندگی کی حقیقتوں کو پوری طرح مدنظر نہیں رکھتے۔ ماہرین نے رسائی اور اختیار کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ موبائل فون یا مالیاتی اکاؤنٹ تک رسائی کا مطلب یہ نہیں کہ خاتون اس وسیلے کی مالک بھی ہے یا اس پر مکمل اختیار رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشترکہ یا کسی دوسرے فرد سے ادھار لیے گئے موبائل فون استعمال کرنے والی خواتین کو پرائیویسی، گھر والوں کی نگرانی یا مالی فیصلوں پر اختیار ختم ہونے کے خدشات کے باعث مختلف ڈیجیٹل خدمات کے استعمال میں پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سیشن میں اس بات پر بھی توجہ دلائی گئی کہ ڈیجیٹل ٹولز کی تیاری میں مقامی اور مخصوص نوعیت کے حفاظتی خدشات کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔ ایک مقرر نے نیویگیشن ایپلی کیشنز کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ بعض نظام بنیادی طور پر مختصر ترین راستہ تجویز کرتے ہیں، جبکہ پاکستان میں خواتین بعض اوقات ایسے راستوں کو ترجیح دیتی ہیں جو زیادہ مصروف، نمایاں یا روشن ہوں اور جہاں انہیں زیادہ تحفظ محسوس ہو۔ مقررین کے مطابق اسی طرح عام استعمال ہونے والے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز بھی اکثر ایسے خاندانی ماحول کو مدنظر رکھ کر تیار نہیں کیے جاتے جہاں موبائل فون اور آن لائن اکاؤنٹس مشترکہ استعمال ہوتے یا گھر کے دیگر افراد کی نگرانی میں رہتے ہیں۔ سیشن میں مصنوعی ذہانت (AI) اور خواتین کی صحت پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ٹیکنالوجی ڈیزائن اور زچگی سے متعلق صحت کے لیے مصنوعی ذہانت پر کام کرنے والی ڈاکٹر مریم مصطفیٰ نے کہا کہ ایسے ماحول میں AI نظام تیار کرنا ایک بڑا چیلنج ہے جہاں خواتین کی صحت سے متعلق ضروریات اور تجربات موجودہ ڈیٹا سیٹس میں مناسب طور پر شامل ہی نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ زبان اور ثقافتی پس منظر بھی AI پر مبنی صحت کی سہولیات کے لیے اہم چیلنج ہیں۔ ان کے مطابق بڑے لینگویج ماڈلز اکثر انگریزی میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں، جبکہ اردو میں خواتین صحت سے متعلق مسائل بیان کرتے ہوئے رسمی طبی اصطلاحات کے بجائے روزمرہ کے الفاظ اور مقامی انداز بیان استعمال کر سکتی ہیں۔ ڈاکٹر مریم کے مطابق محققین کو خواتین، دائیوں اور طبی ماہرین کے ساتھ مل کر ایسا ذخیرہ الفاظ تیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے ڈیجیٹل نظام خواتین کے صحت سے متعلق مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ پینل نے AI ٹولز کی کارکردگی جانچنے کے موجودہ طریقہ کار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ صرف تکنیکی یا طبی درستگی کسی نظام کی کامیابی کا کافی پیمانہ نہیں۔ مخصوص برادریوں کے لیے تیار کیے جانے والے ٹولز کا جائزہ ان کے حقیقی صارفین سے بھی لیا جانا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ فراہم کردہ معلومات قابلِ فہم، متعلقہ اور ان کے لیے واقعی مفید ہیں یا نہیں۔ مقررین نے تحقیق کے طریقہ کار پر بھی زور دیا اور خبردار کیا کہ تیز رفتار مقداری تحقیقی ماڈلز پر حد سے زیادہ انحصار بعض اوقات بااختیاری جیسے تصورات کے بارے میں پہلے سے طے شدہ مفروضے مسلط کر دیتا ہے اور مختلف برادریوں کے اندر موجود نمایاں فرق کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق علم بشریات کا نقطہ نظر زیادہ طویل المدت مشاہدے اور لوگوں کے ساتھ براہِ راست رابطے کا تقاضا کرتا ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ لوگ حقیقت میں ٹیکنالوجی کو کس طرح استعمال کرتے ہیں اور اس کے اثرات سے کیسے نمٹتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی تحقیق سے ان گروہوں کے اندر موجود اختلافات بھی سامنے آسکتے ہیں جنہیں عموماً ایک ہی زمرے میں شمار کیا جاتا ہے، مثلاً دیہی یا کم آمدنی والی خواتین۔

سوات میں خواتین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری قائم

سوات

سوات میں خواتین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری قائم کردیا گیا ہے، جس کا مقصد خواتین کاروباری فروغ کو کاروباری، صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے ایک باقاعدہ پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ خواتین چیمبر کے عہدیداران اور ایگزیکٹو ارکان کا انتخاب پیر کے روز منعقدہ ایک تقریب میں کیا گیا، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے شرکت کی۔ انتخابی نتائج کے مطابق روبینہ ظفر کو صدر، ڈاکٹر یاسمین گل کو سینئر نائب صدر جبکہ ڈاکٹر ملیحہ کو سوات ویمن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی نائب صدر منتخب کیا گیا۔ فرزانہ شمس خواتین چیمبر کی بانی ہیں۔ نومنتخب ایگزیکٹو ارکان میں فرحانہ شاہ، ملیحہ سبحان، حسینہ بی بی، مسرت نصرت اقبال، شبانہ، روبینہ اقبال جہاں، بشریٰ احمد، نزاکت شاہ، مروی سراج، صبا اور شیبا شامل ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نومنتخب عہدیداران اور ایگزیکٹو ارکان نے کہا کہ وہ چیمبر کو خواتین کاروباری فروغ کے لیے ایک فعال پلیٹ فارم بنانے اور کاروباری، صنعتی اور تجارتی شعبوں میں خواتین کو درپیش مسائل متعلقہ حکام کے سامنے اجاگر کرنے کے لیے کام کریں گے۔ انہوں نے خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں شرکت بڑھانے اور انہیں کاروباری مواقع، رہنمائی اور مارکیٹوں تک زیادہ رسائی فراہم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ چیمبر کی قیادت نے کہا کہ سوات کی خواتین میں کاروبار اور مختلف ہنر کے شعبوں میں بے پناہ صلاحیت موجود ہے تاہم اس صلاحیت کو پائیدار معاشی سرگرمیوں میں تبدیل کرنے کے لیے انہیں مناسب پلیٹ فارم اور مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

آزاد جموں کشمیر

خواتین کو فیصلہ سازی میں زیادہ نمائندگی دی جائے: آزاد کشمیر کی رکن اسمبلی

آزاد جموں و کشمیر (اے جے کے) میں حکمران جماعت مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والی خاتون رکن اسمبلی مریم زمان المعروف مریم کشمیری نے فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی زیادہ نمائندگی پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی جیسے چیلنجز سے نمٹنے اور پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے خواتین کی مؤثر شمولیت ناگزیر ہے۔ ٹریولگائیڈ پڑھیں کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز (KIIR) کے زیر اہتمام موسمیاتی تبدیلی، ترقی اور خواتین کو بااختیار بنانے کے موضوع پر منعقدہ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے مریم زمان نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات خواتین اور بچوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی اور دیگر متعلقہ فورمز پر موسمیاتی تبدیلی، خواتین کی ترقی اور ان کے بنیادی حقوق سے متعلق مسائل کو اجاگر کریں گی۔ مریم کشمیری نے کہا کہ خواتین کو فیصلہ سازی کے عمل میں مؤثر نمائندگی اور مواقع فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان کے بقول موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے خواتین کی فعال شرکت ناگزیر ہے۔ ورکشاپ کے دوران خواتین کو بااختیار بنانے، موسمیاتی آگاہی اور خواتین کے حقوق کے لیے مبینہ طور پر کی جانے والی کوششوں کے اعتراف میں مریم کشمیری کو تعریفی ایوارڈ بھی پیش کیا گیا۔ ایک روزہ ورکشاپ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے شرکت کی، جہاں آزاد کشمیر میں موسمیاتی تبدیلی کے مقامی اثرات، خواتین کو درپیش مسائل، بنیادی حقوق، قیادت اور پائیدار ترقی میں خواتین کے کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرکاء نے موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں آزاد کشمیر میں خواتین اور بچوں کو درپیش چیلنجز پر بھی گفتگو کی اور اپنے اپنے علاقوں میں موسمیاتی آگاہی، خواتین کی تعلیم، بنیادی حقوق اور سماجی ترقی کے فروغ پر زور دیا۔ KIIR کے پروگرام آفیسر اور یوتھ ایکٹیوسٹ عثمان جہانگیر مغل اور سردار ولید خان نے ورکشاپ میں شرکت اور خواتین اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اقدامات کی حمایت پر مریم کشمیری کا شکریہ ادا کیا۔ مریم کشمیری نے نوجوانوں، خواتین اور موسمیاتی مسائل کے حوالے سے عثمان مغل کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے سماجی اور ماحولیاتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے نوجوانوں کی کوششوں کو بھی قابل تحسین قرار دیا۔ KIIR کے مطابق ادارہ خواتین اور نوجوانوں کی استعداد کار میں اضافے، موسمیاتی آگاہی کے فروغ اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول میں معاونت کے لیے تربیتی اور آگاہی پروگرام جاری رکھے گا۔

کراچی

کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی، وزیراعلیٰ سندھ کا زمین اور رائٹ آف وے کے مسائل حل کرنے کا عزم

وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ سندھ حکومت ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی کی راہ میں حائل زمین اور رائٹ آف وے سے متعلق تمام مسائل حل کرنے کے لیے وفاقی حکومت اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ یہ بات انہوں نے بدھ کو وزیراعلیٰ ہاؤس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے پاکستان ریزیڈنٹ مشن کی کنٹری ڈائریکٹر ایما فین سے ملاقات کے دوران کہی۔ ملاقات میں کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی سمیت سندھ میں جاری اور آئندہ ترقیاتی منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سندھ حکومت نے طویل عرصے سے تعطل کا شکار KCR کی بحالی کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک سے رابطہ کیا ہے۔ مئی میں ADB کے وفد نے سندھ کے چیف سیکریٹری آصف حیدر شاہ سے ملاقات میں منصوبے کی بحالی کے لیے تقریباً ایک ارب ڈالر کی مالی معاونت پر آمادگی ظاہر کی تھی، جس میں ابتدائی طور پر ڈیزائن کے جائزے، آپریشنل پلاننگ، ادارہ جاتی انتظامات اور فنانسنگ ماڈل سمیت تیاری کے کاموں کے لیے 10 ملین ڈالر شامل ہیں۔ وزیراعلیٰ سندھ نے کہا کہ KCR کراچی کے لیے ایک اہم اور تبدیلی لانے والا منصوبہ ہے اور اسے برسوں سے مکمل ہونے کا انتظار ہے۔ ان کے

مطابق سندھ حکومت وفاقی حکومت اور تمام متعلقہ اداروں کے تعاون سے زیرالتوا معاملات حل کر کے منصوبے کو عملی مرحلے میں لے جائے گی۔ ملاقات میں KCR کے حوالے سے آئندہ اقدامات میں ٹرمز آف ریفرنس کو حتمی شکل دینے، زمین کی دستیابی کی تصدیق اور منصوبے کے ڈیزائن پر پیش رفت پر اتفاق کیا گیا۔ اجلاس میں ADB کے تعاون سے جاری ریڈ لائن بس ریپڈ ٹرانزٹ (BRT) منصوبے کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ 6.26 کلومیٹر طویل یہ منصوبہ ملیر ہالٹ سے نمائش تک پھیلا ہوا ہے اور تقریباً 15 لاکھ افراد کو محفوظ، موثر اور ماحول دوست پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرے گا۔ ADB حکام کے مطابق منصوبے پر

تعمیراتی کام جاری ہے، یوٹیلیٹی منتقلی کا کام تکمیل کے قریب ہے جبکہ مختلف حصوں میں کوریڈور کی تعمیر تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ملاقات میں سندھ سیکنڈری ایجوکیشن امپروومنٹ پروجیکٹ کا بھی جائزہ لیا گیا، جس کے تحت سندھ کے 10 اضلاع میں 116 جدید سیکنڈری اسکول بلاکس تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اسکولوں کے پہلے مرحلے کی تکمیل اہم پیش رفت ہے اور حکومت رواں سال کے اختتام تک 200 سے زائد اسکول جبکہ آنے والے مہینوں میں مختلف پروگراموں کے تحت 800 سے زائد اسکول مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ حکام کے مطابق پانچ اہم مضامین میں 630,2 سیکنڈری اسکول اساتذہ کی تربیت مکمل کر لی گئی ہے۔ اجلاس میں منصوبے کی تکمیل

تک پروجیکٹ ڈائریکٹر رضوان سومرو کی مدتِ تعیناتی برقرار رکھنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ SSEIP کے اضافی فنانسنگ پروگرام کے تحت سیلاب سے متاثرہ پانچ اضلاع میں 722 اسکولوں کی تعمیر نو کی جا رہی ہے۔ صوبائی وزیر تعلیم سردار شاہ نے بتایا کہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت اکتوبر 2026 سے جون 2027 کے درمیان 495 تعمیر نو شدہ اسکول حوالے کیے جانے کی توقع ہے۔ ADB کی کنٹری پروگرامنگ مشن نے 2026 سے 2030 تک مستقبل میں تعاون کے لیے مختلف منصوبوں کا بھی جائزہ لیا، جن میں سندھ نرسنگ اینڈ ہیلتھ ورک فورس اسٹرینتھننگ پروجیکٹ، ڈیجیٹلائزیشن اینڈ اے آئی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ اور سندھ ایکسیلیریٹڈ ٹرانسفارمیٹو رورل واٹر، سینیٹیشن اینڈ ہائیجین (STAR-WASH) شامل ہیں۔ ملاقات میں سندھ سسٹین ایبل موبلیٹی پروجیکٹ بھی زیر بحث آیا، جس کے تحت حیدرآباد، سکھر اور لاڑکانہ میں پبلک ٹرانسپورٹ نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ ADB کے مطابق اس منصوبے کے لیے تقریباً 300 ملین ڈالر مختص کیے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے منصوبے کو شہری نقل و حرکت بہتر بنانے کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے متعلقہ محکموں کو منصوبہ بندی اور عمل درآمد کی تیاری تیز کرنے کی ہدایت کی۔

پشاور

پشاور میں خواتین کے لیے پنک بس سروس کا افتتاح

خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ محمد سہیل آفریدی نے پشاور میں خواتین کے لیے پنک بس سروس، نئی ہائبرڈ بسوں، چمکنی ڈپو کی سولرائزیشن اور حیات آباد میں نئے مال آف حیات آباد ڈپو کا افتتاح کر دیا۔ مال آف حیات آباد ڈپو میں افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ انہوں نے صوبے بھر میں خواتین کے لیے پنک بسیں چلانے کا وعدہ کیا تھا اور اب یہ بسیں سڑکوں پر آگئی ہیں۔ منتخب کریں انہوں نے اعلان کیا کہ پنک بسوں میں سفر کرنے والی خواتین سے دیگر بسوں کے مقابلے میں 25 فیصد کم کرایہ وصول کیا جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے پنک بس سروس میں خدمات انجام دینے والی خواتین ڈرائیورز کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ دیگر خواتین کے لیے رول ماڈل ہیں۔ تقریب میں نئی ہائبرڈ بسوں، چمکنی ڈپو کی سولرائزیشن، مال آف حیات آباد ڈپو کے قیام اور دیگر منصوبوں کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ بھی دی گئی۔ شرکا کو بتایا گیا کہ پشاور بی آر ٹی روزانہ تقریباً 2 لاکھ 50 ہزار مسافروں کو سفری سہولت فراہم کر رہی ہے، جن میں تقریباً 30 فیصد خواتین شامل ہیں۔ بی آر ٹی نظام سالانہ تقریباً 30 ہزار ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں کمی کا باعث بن رہا ہے۔ نئی 52 بسوں کی شمولیت کے بعد بی آر ٹی کے مجموعی فلیٹ میں بسوں کی تعداد 296 ہو گئی ہے۔ نئی بسوں سے مزید روٹس شروع کرنے اور موجودہ روٹس پر مسافروں کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ خواتین کی مخصوص سفری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے مرحلے میں پانچ پنک بسیں منتخب روٹس پر رش کے اوقات میں چلائی جائیں گی۔ بعدازاں پنک بسوں کی تعداد اور روٹس میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا۔ حکام کے مطابق 50 مزید بسوں اور نئے ڈپو کی خریداری و تعمیر کا عمل بھی جاری ہے، جس پر تقریباً 2.6 ارب روپے لاگت آئے گی۔ اس کے علاوہ رواں سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مزید 50 بسیں شامل کی گئی ہیں، جن پر 5 ارب روپے خرچ ہوں گے۔ بی آر ٹی نظام کی مکمل سولرائزیشن کے لیے مزید 1.5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد بی آر ٹی کے بجلی کے اخراجات میں مزید کمی متوقع ہے۔

کراچی

چین کا سندھ کے ٹرانسپورٹ، توانائی اور انفراسٹرکچر منصوبوں میں تعاون میں دلچسپی کا اظہار

ہنان صوبائی پیپلز کانگریس کی قائمہ کمیٹی کے وائس چیئرمین یانگ ہاؤ ڈونگ نے سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن سے ملاقات میں ٹرانسپورٹ، نئی توانائی اور انفراسٹرکچر سمیت مختلف شعبوں میں کاروباری تعاون کو وسعت دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ڈسیملبو سا تپریس ریلیز کے مطابق شرجیل انعام میمن نے چین میں ہونے والے کثیرالجہتی مکالمے میں شرکت کی، جہاں ان کے ہمراہ وزیراعلیٰ سندھ کے معاون خصوصی قاسم نوید قمر، گوانگ ژو میں پاکستان کے قونصل جنرل یاسر اقبال بٹ اور دیگر حکام بھی موجود تھے۔ اجلاس میں بیلاروس، روس اور میکسیکو کے وفود نے بھی شرکت کی۔ ملاقات کے دوران یانگ ہاؤ ڈونگ نے پاکستان اور چین کے درمیان دیرینہ اور مضبوط تعلقات کو اجاگر کیا۔ شرجیل میمن نے سندھ حکومت کی جانب سے وفد کو چین کے شہر چانگشا کا دورہ کرنے اور سندھ و ہنان صوبوں کے درمیان سسٹر پروونس تعلقات کے فروغ کی دعوت دینے پر یانگ ہاؤ ڈونگ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ہنان فارن افیئرز آفس کی جانب سے پاکستانی وفد کی تقریب میں شرکت کے لیے سہولت کاری کو بھی سراہا۔ سندھ کے سینئر وزیر نے یانگ ہاؤ ڈونگ کو 23 نومبر سے کراچی میں منعقد ہونے والی چوتھی فوڈ ایگرو نمائش میں شرکت کے لیے ہنان صوبے کا وفد بھیجنے کی دعوت دی، تاکہ دونوں ممالک کے درمیان خوراک، زراعت اور متعلقہ شعبوں میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔ شرجیل میمن نے سندھ حکومت کی جانب سے پبلک ٹرانسپورٹ کو جدید بنانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا بھی ذکر کیا، جن میں الیکٹرک بسیں، ڈبل ڈیکر بسیں، بس ریپڈ ٹرانزٹ (BRT) کوریڈورز اور الیکٹرک ٹیکسیاں شامل ہیں۔ انہوں نے نئی توانائی، بڑے پیمانے کی پبلک ٹرانسپورٹ، خوراک اور زراعت کے شعبوں میں ہنان صوبے کے ساتھ تعاون کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں جانب سے مختلف شعبوں میں باہمی تعاون اور کاروباری روابط کو مزید وسعت دینے کے امکانات میں دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔

لاہور

پنجاب کی ہر تحصیل میں جنوری سے الیکٹرو بس سروس کا آغاز،

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کے تحت ڈویژن اور اضلاع کے بعد اب ہر تحصیل میں الیکٹرو بس چلے گی۔ پنجاب میں تحصیل کی سطح پر الیکٹرو بس سروس کا آغاز جنوری سے کر دیا جائے گا۔ صوبہ کی 91 تحصیلوں میں 1500 الیکٹرو بسیں چلیں گی۔ ہر تحصیل کیلئے مخصوص الیکٹرو بس ڈپو کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔ الیکٹرو بس سروس کیلئے پہلا بیچ جنوری 2027ء میں لاہور پہنچ جائے گا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے مختلف اضلاع میں مزید الیکٹرو بسوں کی فراہمی کی منظوری دیدی۔ پنجاب بھر میں جون 2027 تک تین ہزار الیکٹرو بسیں چلیں گی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ستمبر کیا آخر تک الیکٹرو بس سروس کا پہلا فیز مکمل کرنے کا ہدف دے دیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ملتان کی 9 تحصیلوں میں 169، ساہیوال کی 4 تحصیلوں کیلئے 87، بہاولپور کی 11 تحصیلوں میں 215 الیکٹرو بسیں آئیں گی۔ ڈی جی خان کی 10 تحصیلوں میں 63، فیصل آباد کی 12 تحصیلوں میں 202 اور سرگودھا کی 14 تحصیلوں میں 198 الیکٹرو بسیں چلیں گی۔ گوجرانوالہ کی 7 تحصیلوں میں 125 الیکٹرو بسیں، گجرات کی 8 تحصیلوں میں 122، راولپنڈی کی 16 تحصیلوں میں 219 الیکٹرو بسیں چلیں گی۔ مزید بتایا گیا کہ پنجاب بھر کے مختلف اضلاع میں 612 الیکٹرو بسیں پوری طرح آپریشنل ہونے سے روزانہ لاکھوں شہری مستفید ہو رہے ہیں۔ ملتان سمیت دیگر اضلاع میں مزید 192 الیکٹرو بسیں چند روز میں فنکشنل ہو جائیں گی۔ سرگودھا، ساہیوال، فیصل آباد، لاہور، مظفرگڑھ، راولپنڈی، جھنگ، بہاولپور، رحیم یار خان اور اٹک کو مزید الیکٹرو بسیں ملیں گی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ بھکر، حافظ آباد، خانیوال، چنیوٹ، لیہ، اوکاڑہ، سیالکوٹ، مری، گجرات اور شیخوپورہ میں بھی اضافی الیکٹرو بسیں چلائی جائیں گی۔ منڈی بہاؤالدین، وہاڑی، قصور، لودھراں، ننکانہ صاحب، نارووال، گوجرانوالہ اور ملتان میں مزید بسیں فراہم کی جائیں گی۔ فیصل آباد اور گوجرانوالہ ماس ٹرانزٹ سسٹم پر پیش رفت تیزی سے جاری ہے۔ لاہور میٹرو بس سروس کے 25 سٹیشن کی تعمیر و بحالی کے پراجیکٹ بھی زیر تکمیل ہیں۔

اسلام آباد

اسلام آباد میں سیاحت کے فروغ کے لیے ڈبل ڈیکر بس سروس شروع کرنے کا منصوبہ

کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) نے وفاقی دارالحکومت میں سیاحت کے فروغ کے لیے ڈبل ڈیکر بس سروس شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ذرائع کے مطابق سی ڈی اے نے حال ہی میں ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا (HIT) سے بسوں کی خریداری کے لیے فزیبلٹی اسٹڈی اور تخمینہ تیار کرنے کے لیے رابطہ کیا ہے۔ ابتدائی منصوبے کے تحت چار بسوں سے سٹی ٹور سروس شروع کی جائے گی۔ تقریباً 25 کلومیٹر طویل روٹ ایف نائن پارک سے شروع ہوگا اور فیصل مسجد، لوک ورثہ، شکرپڑیاں سمیت اسلام آباد کے اہم سیاحتی مقامات کا احاطہ کرے گا۔ سی ڈی اے حکام کے مطابق ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا سے مشاورت جاری ہے اور اس کی تجاویز موصول ہونے کے بعد بسوں کی خریداری کے لیے مزید اقدامات کیے جائیں گے۔ ایک سی ڈی اے افسر کے مطابق اگر منصوبہ طے شدہ طریقے سے آگے بڑھا تو تین ماہ میں سروس شروع کی جا سکتی ہے۔ حکام کے مطابق ڈبل ڈیکر بسیں ماحول دوست الیکٹرک بسیں ہوں گی۔ تاہم بسوں کی مقامی تیاری یا چین سے درآمد کے حوالے سے حتمی فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔ سی ڈی اے پہلے ہی اپنے کنٹریکٹر کے ذریعے اسلام آباد میں 20 سے زائد روٹس پر 160 سے زیادہ الیکٹرک بسیں چلا رہا ہے، جنہیں شہریوں کی جانب سے مثبت پذیرائی مل رہی ہے۔ سی ڈی اے حکام کا کہنا ہے کہ موجودہ الیکٹرک بس سروس کے تجربے اور ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا کی تجاویز کی روشنی میں ڈبل ڈیکر بس منصوبے کو حتمی شکل دی جائے گی۔ واضح رہے کہ سی ڈی اے ماضی میں بھی اسلام آباد میں ٹرام سروس شروع کرنے کے اعلانات کر چکا ہے تاہم یہ منصوبہ عملی شکل اختیار نہیں کر سکا۔

وزیراعلیٰ سندھ نے 5.9 ارب روپے کی لاگت سے ایس ایس یو ہیڈکوارٹر اور سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی قائم کرنے کی منظوری دے دی۔

چوگنڈی میں جدید سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی قائم ہوگی، پہلے مرحلے پر 4.483 ارب روپے خرچ ہوں گے

کراچی

سندھ کے وزیراعلیٰ سید مراد علی شاہ نے چوگنڈی میں اسپیشل سیکیورٹی یونٹ کے جدید ہیڈکوارٹر اور سیکیورٹی ٹریننگ اکیڈمی کے قیام کے لیے 5.9 ارب روپے کے منصوبے کی اصولی منظوری دے دی۔ وزیراعلیٰ نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے محکمہ منصوبہ بندی وترقی اور محکمہ داخلہ کو ماسٹر پلان کا جائزہ لے کر منصوبے کو متعلقہ فورمز کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو منصوبے کے تمام انتظامی، تکنیکی اور مالی امور جلد مکمل کرنے اور پہلے مرحلے پر رواں مالی سال میں کام شروع کرنے کی ہدایت بھی کی۔ مجوزہ سیکیورٹی کمپلیکس تقریباً 43.29 ایکڑ رقبے پر قائم کیا جائے گا، جہاں ایس ایس یو کے کمانڈ، تربیت، رہائش اور دیگر معاون سہولیات کو ایک ہی کیمپس میں یکجا کیا جائے گا۔ منصوبے کے تحت 3 ہزار سے زائد مرد اور 300 خواتین اہلکاروں کے لیے جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ سندھ پولیس کے موجودہ تربیتی مراکز پرانے تقاضوں کے مطابق قائم کیے گئے تھے اور جدید سیکیورٹی چیلنجز، خصوصی کمانڈو ٹریننگ، شہری جنگی صورتحال، جدید آپریشنز اور سیمولیشن بیسڈ تربیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مزید سہولیات درکار ہیں۔ مجوزہ اکیڈمی میں ایس ایس یو ہیڈکوارٹر، تعلیمی وانتظامی بلاکس، آڈیٹوریم، ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سہولیات، لائبریریاں، کمپیوٹر لیبارٹریز، کلاس رومز، انڈور اور آؤٹ ڈور فائرنگ رینجز، ٹیکٹیکل ٹریننگ کمپلیکس، سیمولیشن رومز، کامبیٹ ٹریننگ زونز، K-9 ٹریننگ سہولت، SWAT چیلنج اوبسٹیکل کورس، کھیلوں اور فٹنس کی سہولیات شامل ہوں گی۔ منصوبے میں اہلکاروں کے لیے رہائشی بلاکس، افسران کی رہائش گاہیں، ڈائننگ ہال، میڈیکل ڈسپنسری، کانفرنس سہولیات، اسلحہ خانہ، ڈرائیونگ سیمولیٹرز، پریڈ گراؤنڈ اور محفوظ پارکنگ بھی شامل ہے۔ ڈائننگ ہال میں بیک وقت ایک ہزار افراد کے کھانے کی گنجائش ہوگی، جبکہ انڈور اسپورٹس اور ٹریننگ کمپلیکس میں سوئمنگ پول اور جم بھی قائم کیا جائے گا۔ سیکیورٹی کے لیے CCTV کمانڈ سینٹر، کنٹرولڈ ایکسس سسٹم، واچ ٹاورز اور بم پروف بیرونی دیواریں بھی منصوبے کا حصہ ہوں گی۔ وزیراعلیٰ کو بتایا گیا کہ منصوبے کی مجموعی تخمینی لاگت 9.497 ارب روپے ہے، جبکہ پہلے مرحلے پر تقریباً 4.483 ارب روپے خرچ ہوں گے۔

پہلے مرحلے کو آئندہ دو مالی سالوں میں مکمل کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جبکہ ترجیحی کام شروع کرنے کے لیے محکمہ داخلہ نے ابتدائی طور پر 50 کروڑ روپے کی ری اپروپریشن کی تجویز پیش کی۔ سید مراد علی شاہ نے کہا کہ سندھ پولیس کی استعداد کار میں اضافہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکیورٹی خطرات کی نوعیت میں نمایاں تبدیلی آئی ہے، اس لیے سیکیورٹی اداروں کو جدید انفراسٹرکچر، تربیتی نظام اور خصوصی صلاحیتوں سے لیس کرنا ضروری ہے۔ وزیراعلیٰ کے مطابق یہ منصوبہ صرف عمارتوں کی تعمیر تک محدود نہیں بلکہ سندھ کے طویل المدتی سیکیورٹی نظام میں سرمایہ کاری ہے، جس سے ادارہ جاتی صلاحیت، پیشہ ورانہ معیار اور بدلتے ہوئے سیکیورٹی خطرات سے نمٹنے کی تیاری بہتر ہوگی۔ انہوں نے محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی وترقی کو منصوبے کی تکنیکی ومالی جانچ ترجیحی بنیادوں پر مکمل کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی اور متعلقہ محکموں کو پہلے مرحلے کے کام رواں مالی سال میں شروع کرنے کے لیے ضروری کارروائی فوری مکمل کرنے کا حکم دیا۔

احسن آباد میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی ہلاکت، تحقیقات کے لیے اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم

پولیس کو تاحال قتل کے شواہد نہیں ملے، واقعے کی ہر پہلو سے تحقیقات کا فیصلہ

کراچی

احسن آباد کے ایک اپارٹمنٹ میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی پراسرار ہلاکت کے واقعے کی تحقیقات کے لیے انسپکٹر جنرل سندھ پولیس جاوید عالم اوڈھو نے اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پولیس کے مطابق اتوار کو ساتویں منزل پر واقع فلیٹ کے ایک کمرے سے 45 سالہ ڈاکٹر عمر ہان کی 35 سالہ اہلیہ مہوش، 10 سالہ بیٹی زینب اور دو کمسن بیٹیوں کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ اہلکاروں کے مطابق کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا جسے توڑ کر لاشیں نکالی گئیں۔ آئی جی پولیس نے کراچی پولیس چیف کو ہدایت کی ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی میں انتہائی تربیت یافتہ تفتیشی افسران اور فرانزک ماہرین کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جدید تفتیشی اور تکنیکی ذرائع کی مدد سے واقعے کے تمام حقائق سامنے لائے جائیں اور تحقیقات کے دوران کسی بھی پہلو کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ کراچی پولیس چیف آزاد خان کے مطابق پانچوں افراد کی ہلاکت کی حتمی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔ ان کا کہنا تھا کہ اب تک ایسا کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ واقعہ قتل ہے۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی معلومات سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عمر شدید مالی مشکلات کا سامنا کر رہے تھے اور انہیں گردے کے سرطان کی بھی تشخیص ہوئی تھی۔ انہوں نے ایک نجی اسپتال میں ملازمت چھوڑ دی تھی، تاہم پولیس کا کہنا ہے کہ اس مرحلے پر کسی حتمی نتیجے پر پہنچنا قبل از وقت ہوگا۔ لاشوں کو ایدھی سردخانے منتقل

کیے جانے کے بعد پیر کی شام مرحومین کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق ڈاکٹر عمر کے بھائی اور سسر پنجاب سے کراچی پہنچ گئے ہیں، جن کی موجودگی میں تفتیشی ٹیم فلیٹ کا دوبارہ مکمل جائزہ لے گی۔ پولیس چیف کے مطابق واقعے کا مقدمہ تاحال درج نہیں کیا گیا۔ ایسٹ ایس ایس پی انویسٹی گیشن محمد عثمان سدوزئی نے بتایا کہ واقعے کی ہر ممکنہ زاویے سے تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ ایس آئی ٹی ای سپر ہائی وے انڈسٹریل ایریا تھانے کے ایس ایچ او محمد نواز کے مطابق پڑوسیوں نے پولیس کو بتایا کہ ڈاکٹر عمر اسٹریٹ کرائم کا بھی نشانہ بن چکے تھے۔ پڑوسیوں نے خاندان کو درپیش شدید مالی مشکلات سے بھی پولیس کو آگاہ کیا۔ ایس ایچ او کے مطابق فلیٹ سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا جبکہ کچن اور فریج بھی خالی تھے۔ ان کے مطابق گردے کے سرطان کی تشخیص کے بعد ڈاکٹر عمر نے مبینہ طور پر اگست سے اسپتال جانا چھوڑ دیا تھا اور اسپتال انتظامیہ کو پیشگی اطلاع نہیں دی تھی۔ پولیس کے مطابق اسپتال انتظامیہ نے ڈاکٹر عمر کو ملازمت چھوڑنے سے روکنے کی کوشش کی اور ان کے علاج کا انتظام کرنے کی پیشکش بھی کی، تاہم انہوں نے ملازمت چھوڑ دی۔ انہوں نے 15 ستمبر کو باقاعدہ استعفیٰ دیتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ علاج کے لیے پنجاب جا رہے ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی مکمل تفتیش اور فرانزک شواہد کی روشنی میں ہی ہلاکتوں کی اصل وجہ کا تعین کیا جا سکے گا۔

کمالیہ: غریب خاتون کو جوتے مارنا ایس ایچ او کو بھاری پڑ گیا، آئی جی کے نوٹس پر مقدمہ درج، تھانیدار گرفتار

کمالیہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیل کمالیہ میں ریڑھی بان خاتون سے مبینہ بدسلوکی اور جوتے سے تشدد کی ویڈیو وائرل ہونے پر آئی جی پنجاب عبدالکریم نے سخت نوٹس لے لیا۔ پنجاب پولیس کے ترجمان کے مطابق آئی جی پنجاب کے حکم پر ایس ڈی پی او سرکل کمالیہ کی مدعیت میں سب انسپکٹر عمران غفور کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عمران غفور تھانہ صدر کمالیہ میں ایس ایچ او تعینات تھا اور واقعے کے بعد اسے پہلے ہی معطل کر کے محکمانہ انکوائری بھی شروع کر دی گئی تھی۔ ایف آئی آر کے مطابق 15 کی کال پر سب انسپکٹر نے مل فتیانہ کے علاقے میں عوام کی موجودگی میں چوری کے شبے پر ریڑھی بان خاتون کو جوتے سے مبینہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ آئی جی پنجاب عبدالکریم کا کہنا ہے کہ خواتین کے ساتھ بدسلوکی اور تشدد پر زیرو ٹالرنس کی پالیسی ہے اختیارات سے تجاوز اور شہریوں سے بدسلوکی کے مرتکب اہلکار کسی رعایت کے مستحق نہیں، ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی

شانگلہ میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن، اہم مقامات اور داخلی وخارجی راستوں کی چیکنگ

شانگلہ

ڈی پی او شانگلہ اکرام اللہ پی ایس پی کی خصوصی ہدایت پر شانگلہ پولیس نے تھانہ چوگا اور شیکولی خونان کے علاقوں میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن کیا۔ ایس ایچ او تھانہ چوگا فیض علی نے ایلیٹ فورس اور دیگر پولیس نفری کے ہمراہ تھانہ چوگا کی حدود میں بونیر بارڈر سے ملحقہ علاقوں گانشال، مسلم کھنڈاؤ کس اور دیگر ملحقہ علاقوں میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن کیا۔ اسی طرح شیکولی خونان کے علاقے میں انچارج چوکی شیکولی نے ایلیٹ فورس اور دیگر پولیس اہلکاروں کے ہمراہ کارروائی کی۔ آپریشن کے دوران مختلف اہم مقامات، مشکوک جگہوں اور داخلی وخارجی راستوں کی چیکنگ کی گئی، جبکہ مختلف مقامات پر ناکہ بندیاں کر کے گاڑیوں کی بھی تلاشی لی گئی۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران کوئی مشکوک شخص یا غیرقانونی شے برآمد نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی قسم کی مشکوک نقل وحرکت سامنے آئی۔ پولیس افسران نے علاقے کے معززین، عمائدین اور مقامی افراد سے موجودہ سیکیورٹی صورتحال کے حوالے سے تفصیلی گفتگو بھی کی۔ علاقہ مکینوں نے پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ علاقے میں امن و امان کا قیام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مقامی افراد نے یقین دلایا کہ کسی بھی مشکوک شخص یا سرگرمی کی صورت میں فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی جائے گی۔ دورانِ سرچ اہم

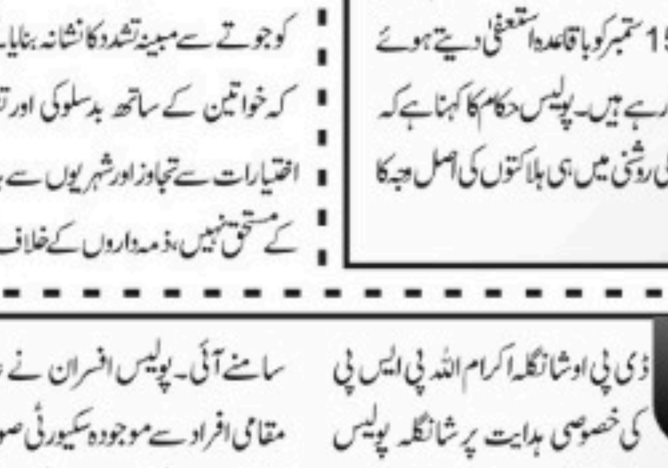

مقامات پر تعینات چوکیداران کو بھی چیک کیا گیا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ڈیوٹی کے مقامات پر موجود رہیں، مستعدی کا مظاہرہ کریں اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی فوری اطلاع پولیس کو دیں۔ شانگلہ پولیس کا کہنا ہے کہ امن وامان کے قیام اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

گجرات میں قتل کے مقدمے میں اعانتِ جرم کے الزام میں گرفتار ہونے والے دو پولیس اہلکاروں کی ضمانت کی درخواستیں مسترد

گجرات

ضلع گجرات کی مقامی عدالت نے زارا مجاہد کے مبینہ غیرت کے نام پر قتل کے مقدمے میں اعانتِ جرم کے الزام میں گرفتار دو پولیس انسپکٹرز کی ضمانت بعد از گرفتاری کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ کھاریاں کے ایڈیشنل سیشن جج عمران خورشید کی عدالت نے پیر کے روز کیس کی سماعت کے دوران انسپکٹر فہد الرحمن اور انسپکٹر اعجاز احمد کی جانب سے دائر ضمانت کی درخواستوں پر فیصلہ سنایا۔ مزید دریافت کریں دونوں پولیس افسران پر الزام ہے کہ انہوں نے زارا مجاہد کے قتل میں ملوث مبینہ ملزمان کی معاونت کی۔ الزامات سامنے آنے کے بعد دونوں افسران کو معطل کر کے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی شروع کی گئی تھی۔ مقدمے میں زارا مجاہد کے والد، بھائی، والدہ اور دیگر چار افراد کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ مقدمہ جون 2026 میں زارا مجاہد کے قتل کے بعد درج کیا گیا۔ 21 ستمبر کو پنجاب کے کرائم کنٹرول ڈپارٹمنٹ نے دونوں پولیس انسپیکٹرز کو گرفتار کیا تھا۔ انسپیکٹر فہد الرحمن گرفتاری کے وقت تھانہ صدر گجرات میں ایس ایچ او کے فرائض انجام دے رہے تھے، جبکہ انسپیکٹر اعجاز احمد ماضی میں تھانہ ٹانڈہ کے ایس ایچ او رہ چکے ہیں اور گرفتاری کے وقت ڈسٹرکٹ پولیس لائنز میں تعینات تھے۔ عدالت کی جانب سے ضمانت کی درخواستیں مسترد کیے جانے کے بعد وکیلِ صفائی نے کہا ہے کہ وہ فیصلے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ سے رجوع کریں گے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق گجرات کے گاؤں چک سکندر سے تعلق رکھنے والی زارا مجاہد نے پسند کی شادی کی تھی۔ شادی کے بعد مبینہ طور پر خاندان کی جانب سے خطرے کے پیش نظر وہ اپنے شوہر کے ہمراہ اسلام آباد منتقل ہو گئی تھیں۔

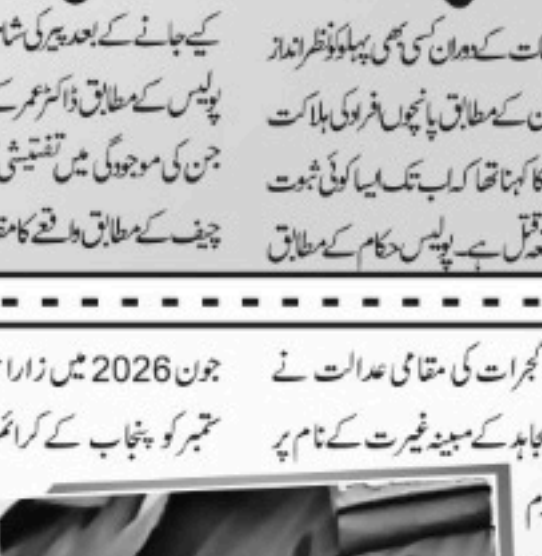

ماہرین کا موسمیاتی تبدیلی سے متعلق غلط معلومات کے تدارک کے لیے مؤثر اقدامات پر زور

اسلام آباد

ماہرین نے پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق غلط اور گمراہ کن معلومات کے تدارک کے لیے مؤثر اقدامات پر زور دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ آن لائن پھیلائے جانے والے گمراہ کن بیانیے موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں عوامی فہم کو متاثر کرنے اور قابلِ اعتماد معلومات پر اعتماد کم کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ مطالبہ کوآلیشن اگینسٹ ڈس انفارمیشن (CAD) کے سالانہ اجلاس میں کیا گیا، جو معلومات تک عالمی سطح پر رسائی کے عالمی دن (IDUAI) کے موقع پر منعقد ہوا۔ اس سال کے عالمی دن کا موضوع ''ڈیجیٹل دور میں معلومات کی سالمیت کا تحفظ: معلوماتی انتشار سے نمٹنے میں معلومات تک رسائی کا کردار'' تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا سپورٹ (IMS) کی معاونت سے 2023 میں قائم ہونے والے CAD میں 40 سے زائد ادارے، جامعات اور انفرادی ماہرین شامل ہیں، جو معلوماتی خواندگی، حقائق کی جانچ اور عوام کو غلط معلومات کے خلاف زیادہ مضبوط بنانے کے لیے مختلف اقدامات کر رہے ہیں۔ اجلاس میں پاکستان میں آن لائن غلط معلومات اور معلوماتی انتشار کے تدارک کے لیے ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، مختلف تجربات کا تبادلہ کیا گیا اور مشترکہ اقدامات کے لیے ممکنہ شعبوں کی نشاندہی کی گئی۔ اجلاس میں آٹھ جامعات، چار میڈیا اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی میزبانی انسٹی ٹیوٹ فار

ریسرچ، ایڈووکیسی اینڈ ڈویلپمنٹ (IRADA) نے اپنے IMS پروگرام کے تحت کی۔ IBA کراچی کے سینٹر فار ایکسیلنس اِن جرنلزم (CEJ) کے ڈائریکٹر شہریب جیلانی نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں رونما ہونے والے شدید موسمی واقعات سے متعلق وائرل دعوؤں کی فیکٹ چیکنگ نے سوشل میڈیا پر خاصی توجہ حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام موسمیاتی تبدیلی سے متعلق قابلِ اعتماد معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پروفیشنل فیکٹ چیکر اور آزاد محقق شہزیل زاہد نے اپنی جاری تحقیق کے نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تحقیق میڈیا اداروں کے لیے ایک عملی رہنما اصول تیار کرنے میں مدد دے گی، جس کے ذریعے وہ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق نقصان دہ غلط معلومات کی پہلے سے نشاندہی اور تدارک کر سکیں گے، جبکہ گمراہ کن دعوؤں کی بروقت شناخت اور تردید بھی ممکن ہو سکے گی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے IMS کے نمائندے عدنان رحمت نے ورلڈ اکنامک فورم کی عالمی خطرات سے متعلق جائزہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ غلط معلومات کو قلیل مدت میں ایک سنگین خطرے کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، جو عدم استحکام کو ہوا دینے اور حکمرانی پر عوامی اعتماد کو کمزور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اتحاد کے ارکان پر زور دیا کہ وہ معلومات کی سالمیت سے متعلق 2025 کی کوپن ہیگن کانفرنس میں سامنے آنے والے چار نکات پر اتفاق رائے کو اپنائیں۔

ایم کیو ایم پاکستان کی نئے انتظامی یونٹس کے مطالبے پر بڑی ریلی

کراچی

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان نے ملک بھر، بالخصوص سندھ میں نئے انتظامی یونٹس کے قیام کے مطالبے کے حق میں اتوار کو کراچی میں بڑی ریلی نکالی۔ ریلی میں خواتین سمیت بڑی تعداد میں کارکنوں اور حامیوں نے شرکت کی۔ ایم کیو ایم پاکستان کے کارکنان اور حامی پارٹی پرچم اٹھائے اور نعرے لگاتے ہوئے عائشہ منزل کے قریب شاہراہِ پاکستان پر جمع ہوئے، جہاں سے گاڑیوں پر مشتمل قافلہ مزارِ قائد کی جانب روانہ ہوا۔ مزارِ قائد کے قریب پارٹی کے مرکزی رہنماؤں نے شرکا سے خطاب کیا۔ پارٹی کے مطابق ریلی کا انعقاد ایم کیو ایم پاکستان کے ڈسٹرکٹ سینٹرل چیپٹر کی جانب سے کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ایم کیو ایم پاکستان کے چیئرمین ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے کہا کہ ٹنڈو الہ یار، حیدرآباد اور میرپورخاص کے عوام کی جانب سے مطالبے کی حمایت کے بعد کراچی کے شہریوں نے بھی نئے انتظامی یونٹس کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے انتظامی یونٹس کا مطالبہ آج ملک بھر میں زیرِ بحث ہے۔ ان کے بقول موجودہ ریلی پارٹی کارکنوں اور عوام کے عزم کا اظہار ہے۔ ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے کہا کہ نئے صوبے لسانی بنیادوں پر نہیں بلکہ انتظامی بنیادوں پر قائم کیے جانے چاہئیں تاکہ جمہوریت کے ثمرات عوام تک پہنچ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن انتظامی یونٹس کے لیے جدوجہد کے آغاز کا دن ہے، اختتام کا نہیں۔ ایم کیو ایم پاکستان کے سینئر رہنما ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ 18 سال سے جاری صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا ہے اور سندھ کے عوام اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے انتظامی یونٹس کراچی کے ساتھ ساتھ لاڑکانہ، سکھر، نواب شاہ، میرپورخاص، حیدرآباد اور سندھ کے دیگر شہروں کے مستقبل میں بھی تبدیلی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق ستار نے مزید کہا کہ اتوار کی ریلی نے یہ پیغام دیا ہے کہ کراچی سمیت سندھ کے دیگر علاقوں کے عوام اپنے انتظامی حقوق کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں۔